REGD NO. P-67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۱؍جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۱۲؍جون کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

قادیان ۲۱؍جون۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

قادیان ۲۱؍جون۔ پرسوں مورخہ ۱۹؍جون سے قادیان اور اس کے مضافات میں وقفہ وقفہ سے اچھی خاصی بارش ہو رہی ہے۔ آج رات بھی بارش ہوئی اور صبح سے دوپہر کے دو اڑھائی بجے تک خوب کھل کر مینہ برسا اس سے قبل مورخہ ۱۷، ۱۸؍جون کو نہایت شدت کی گرمی پڑی رات کو سخت حبس رہا۔ لیکن الحمدللہ کہ باران رحمت کے برسنے سے موسم میں خوشگوار تبدیلی آگئی ہے۔ اور فصل خریف کا مستقبل امید افزا قرار دیا جا رہا ہے!!

۲۳؍احسان ۱۳۴۵ھش | ۴؍ربیع الاول ۱۳۸۵ھ | ۲۳؍جون ۱۹۶۶ء

کیلیفورنیا کے ایک پادری کا عیسائیوں کو مشورہ

(کہ)

"عقیدۂ تثلیث کو اب بالکل چھوڑ دینا چاہیئے"

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں توحید پر از جاں نثار

(المسیح الموعود)

(از مکرم چوہدری محمد اجمل صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مغربی ممالک جو کہ ایک لمبے عرصہ سے عیسائیت کی آغوش میں زندگی بسر کر رہے تھے اور روایتی اعتقادات کے ساتھ بڑی شدت سے چمٹے آرہے تھے۔ اب ان میں ایک زبردست تبدیلی رونما ہو رہی ہے۔ ان میں عیسائی معتقدات سے بغاوت کے آثار نمودار ہو رہے ہیں۔ آج تک زیادہ تر جو لوگ عیسائیت سے برگشتہ ہو رہے تھے وہ سائنسدانوں اور فلاسفروں کے طبقہ میں سے تھے مگر موجودہ وقت میں اس تحریک کے علمبردار خود عیسائی منادیں وہ پادری جو شب و روز عیسائیت کے پرچار کے لئے وقف تھے وہ اس امر کا اعتراف علی الاعلان کرنے لگے ہیں کہ مروجہ عیسائی معتقدات میں کوئی معقولیت نظر نہیں آتی۔ ان میں حالات خواہ تبدیلی کی ضرورت ہے۔ حال ہی میں کیلیفورنیا کے مشہور لشپ جیمس پائک کے خیالات منظر عام پر آچکے ہیں بشپ پائک نے اپنی کتاب "What this Treasure" میں عقیدہ الوہیت مسیح اور دیگر عیسائی معتقدات کی تردید کی ہے اور اس امر کو ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام محض ایک انسان تھے۔ مغرب میں اس کتاب کے ردعمل کا اندازہ لندن کے مشہور اخبار ڈیلی ایکسپریس کے نامہ نگار مسٹر رچرڈ کے ان خیالات سے ہوتا ہے جسے انہوں نے ایک مذہبی چیلنج کے عنوان سے تحریر کیا ہے۔ اور ڈیلی ٹیلیگراف کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ اس کتاب پر تبصرہ کرنے والوں نے اسے ایک بم سے تشبیہ دی ہے۔ غرض عیسائی عقیدے کے خلاف خود تثلیث کدہ میں یہ بم گر چکا ہے۔ اور ان رسمی عقائد کی تباہی کو واضح طور پر محسوس کیا جا رہا ہے۔

مغربی ممالک میں عیسائیت سے بیزاری اور اس کے مقابل پر لامذہبیت کی رَو اس قدر تیزی سے چل رہی ہے کہ مشہور امریکی رسالہ "ٹائم" نے اپنی ۸؍اپریل کی اشاعت میں سرورق پر یہ عنوان قائم کیا ہے۔ God Dead یعنی کیا خدا مر چکا ہے۔ اس مضمون میں بڑی تفصیل سے ان خیالات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ جو آج عیسائی ممالک میں خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق ابھر رہے ہیں۔ اس مضمون کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت دانشمندان مغرب خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق جو تصور عیسائیت نے پیش کیا ہے اسے ایک ایسا گورکھ دھندا سمجھتے ہیں جو ان کی سمجھ سے بالا ہے۔ اس لئے وہ بڑی سرعت کے ساتھ لامذہبیت کا شکار ہو رہے ہیں۔ خود عیسائی پادری خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق ایسا تصور پیش کرنے سے قاصر ہیں جسے انسانی ذہن قبول کر سکے اور اس کی زندہ صفات کا مشاہدہ کر سکے اس وقت مغربی مفکرین اور عیسائی منادوں کے اندر مروجہ عیسائی معتقدات کے خلاف زبردست ردعمل ہے جسے "سیکولرازم" کا نام دیا گیا ہے۔ چنانچہ مضمون نگار نے لکھا ہے:۔

"عیسائیت میں جو کہ اب اپنے ظاہر و باطن میں نیا رنگ پیدا کر رہی ہے ایک ایسے آزاد خیالی مذہبی لوگوں کا چھوٹا طبقہ پیدا ہو گیا ہے جو بڑی سنجیدگی سے اس امر کو پیش کرتے ہیں کہ اب عیسائیت کو دوں کو خدا کی موت کو تسلیم کر لینا چاہئے اور اس کے بغیر ہی اپنے کام کو چلانا چاہئے اور جو زیادہ تر آزاد خیال عیسائی مفکر ہیں وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ کم از کم وہ خدا جو انسانی روپ دھار کر دنیا میں آیا اور آسمان میں جا بیٹھا ہے وہ یقیناً مر چکا ہے اور مذہب کا اصل کام یہ ہے کہ وہ ایسے خدا کا تصور اور تعیین کرنے کی کوشش کرے جو انسانی جذبات کو چھو سکے اور انسانی قلوب میں اپنی جگہ پیدا کر سکے۔ اس امر کی طرف کوئی اور نہیں بلکہ ایسے عیسائی توجہ دلا رہے ہیں جو خدا تعالیٰ کی ہستی کے منکر ہیں اور تثلیث کے دل کو اس خطرناک حقیقت کے لئے جھنجھوڑ رہے ہیں کہ مذہب کی اصلی بنیاد حقیقی ایک ایسے ذاتی خدا کا وجود جس نے اس دنیا کو پیدا کیا اور اسے اپنی محبت کے ساتھ ربوبیت کر رہا ہے اب ایک ایسا موضوع ہے جو سخت حملوں کا نشانہ بن چکا ہے۔

صاحب مضمون نے اس ضمن میں نہ صرف سائنسدانوں اور فلاسفروں بلکہ خود پادریوں کے متعدد اقتباسات اور حوالہ جات سے اس امر کی وضاحت کی ہے کہ اگرچہ مغربی دنیا کی ایک بڑی تعداد رسمی طور پر مذہبی ہونے کا اقرار کرتی ہے۔ اور ان میں سے بعض خیر سپول میں سمجھ جاتے ہیں مگر دلی طور پر وہ مسبب خدا

(باقی صفحہ ۸ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے رانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر مورخہ ۲۳ جون ۱۹۶۶ء

احمدی خواتین کے چندہ سے

ڈنمارک میں پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی مبارک تقریب

پُرسوز دعاؤں کے ساتھ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے بنیادی اینٹ نصب فرمائی
مختلف ممالک کے سفارتی نمائندوں کی شرکت، ٹیلی ویژن ریڈیو اور اخبارات میں اس کا ذکر

(از مکرم کمال یوسف صاحب مبلغ اسلام مقیم ڈنمارک)

ڈنمارک میں پہلی مسجد کی بنیادی اینٹ قرآن مجید کی ابراہیمی دعاؤں کے ساتھ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے جمعۃ المبارک ۶ مئی ۱۹۶۶ء کو ٹھیک ایک بجے دوپہر کوپن ہیگن میں رکھی۔

کئی روز قبل ہی اخبارات میں مسجد کے سنگ بنیاد کا چرچا شروع ہو چکا تھا۔ ایک روز قبل ڈینش ریڈیو نے اہم خبروں میں یہ خبر بار بار نشر کی کہ بیرونی ممالک کے تبلیغی مشنوں کے سربراہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب شمالی یورپ کی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد کوپن ہیگن میں رکھیں گے۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، امام مسجد لندن بشیر احمد صاحب رفیق اور مسٹر احسان اللہ ڈینش احمدی مسلم جو لندن سے۔ مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب امام مسجد ہمبرگ جرمنی سے۔ مکرم برادرم نور احمد صاحب بولستاد ناروے سے اور متعدد احمدی ڈینش سویڈن سے اس تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لا چکے تھے۔ سنگ بنیاد کی کارروائی ۱۲ بجے شروع ہونی تھی۔ اس سے قبل ہی سفیر ایران اور ان کے سیکرٹری، ترکی، انڈونیشیا اور سینی گال ایمبیسی کے فرسٹ سیکرٹری، لارڈ میئر کے ساتھ کئی اکثر ممبر اور ڈپٹی میئر، عرب اور ایران کے تجار اور ڈینش مسلمان مسجد کی زمین پر جہاں ایک بڑا گنبد نما خیمہ لگا تھا۔ پہنچ چکے تھے۔ عالمی پریس اور ٹیلی ویژن والے اپنے کیمرے لے کر تیار کھڑے تھے کہ ٹھیک ۱۲ بجے سے پانچ منٹ قبل محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب۔ مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب اور مکرم بشیر احمد صاحب رفیق کی معیت میں تشریف لائے۔ ٹھیک ۱۲ بجے محترم صاحبزادہ صاحب نے کارروائی شروع کرنے کا ارشاد فرمایا۔ مکرم برادرم عبد السلام صاحب میڈسن نے کارروائی کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ پہلے تلاوت قرآن مجید ہوئی۔ سورۃ البقرہ آیت ۱۲۵ تا ۱۳۰ (ان آیات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کعبہ کے وقت کی دعائیں ہیں) کے بعد ان کا ترجمہ احباب کو سنایا گیا۔ سیاہ جناح کیپ، سیاہ شیروانی اور سفید شلوار میں ملبوس ٹھیٹھ مشرقی وضع میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے حاضرین مجلس سے خطاب فرمایا۔ آپ نے بڑے عمدہ انداز میں یورپ میں جماعت احمدیہ کی تعمیر مساجد کی تاریخ، مسجد کی اہمیت اور مقام اور بڑی وضاحت کے ساتھ احمدی مستورات کی ان مالی قربانیوں کا بڑے موثر رنگ میں ذکر فرمایا۔ جو انہوں نے ڈنمارک کی مسجد کے لئے اور خصوصاً ہیگ (ہالینڈ) اور لندن کی مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں کیں۔ جزاہن اللہ۔ حاضرین اور بیشتر اخبارات نے بھی لجنہ کی قربانیوں کو بہت سراہا۔ آپ کے خطاب کا ڈینش ترجمہ مکرم برادرم عبد السلام صاحب میڈسن نے احباب کو سنایا۔ خطاب کے متن کا اردو ترجمہ مکرم برادرم عبد الرؤف خان صاحب نے کیا۔ قارئین کے مطالعہ کے لئے یہاں پیش کیا جاتا ہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی تقریر

آپ نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا ہمیں چاہئے اور ہم اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے محض اپنے فضل سے ہمیں اس مبارک کام کا بار اٹھانے کے قابل بنایا۔ کوپن ہیگن کی مسجد جس کا سنگ بنیاد ہم ابھی رکھنے والے ہیں یورپ کی ان چھ مساجد میں سے ایک ہے جو ہم نے اب تک تعمیر کی ہیں۔ سب سے پہلی مسجد (فضل) لندن میں جس کا افتتاح ۱۹۲۶ء میں ہوا ہیگ کی مسجد (ہالینڈ) کا افتتاح ۱۹۵۵ء میں ہوا۔ ہیمبرگ اور فرینکفورٹ جرمنی کی مساجد کا افتتاح ۔۔۔ میں ہوا اور زیورک کی مسجد کا افتتاح ۱۹۶۳ء میں ہوا) ان چھ مساجد میں سے تین مساجد یعنی لندن ہیگ، اور مسجد کوپن ہیگن کی تعمیر احمدی مستورات کے چندہ سے ہوئی۔ جزاہن اللہ احسن الجزاء۔ موجودہ مسجد کی زمین ہمارے مبلغ مکرم سید مسعود احمد صاحب نے خریدی جو حال ہی میں سکنڈے نیویا سے واپس ربوہ تشریف لے گئے ہیں۔ احمدی مستورات نے مالی قربانی کی جو بلند روایات مسجد لندن اور مسجد ہیگ کی تعمیر کے وقت قائم کی تھیں ان کے مطابق ابھی جب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی طرف سے جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء کے موقعہ پر مسجد کوپن ہیگن کی تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک کی گئی تو احمدی مستورات نے حسب سابق جوش و خروش کا عملی مظاہرہ کیا۔ اور ۲۰,۰۰۰/- روپے کی گراں قدر رقم اسی وقت جمع ہو گئی اور اس وقت سے اب تک کل رقم جو نقدی اور زیورات کی صورت میں جمع ہوئی ہے وہ ۲,۴۵,۰۰۰ روپے ہے۔ اور ابھی اس میں وعدہ جات کی رقم جو مزید ۲۵,۰۰۰/- روپے ہے شامل نہیں کی گئی۔ انشاء اللہ العزیز تمام اخراجات جو کہ تقریباً ۵,۰۰,۰۰۰/- روپے ہے جلد ہی اکٹھے کر لی جائے گی۔ نیکی میں سبقت لے جانے کے بے شمار واقعات میں سے اس وقت صرف دو واقعات آپ کے سامنے بیان کروں گا جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ احمدی مستورات میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے کے لئے کیسا جوش اور ولولہ پایا جاتا ہے۔ تحریک چندہ کے معاً بعد ایک دس سالہ بچی دیوانہ وار ہجوم کو چیرتی ہوئی سٹیج کی طرف بڑھی جب بچی کو ہجوم سے اٹھا کر سٹیج پر کھڑا کیا گیا تو اس نے اپنے کانوں سے سونے کی بالیاں اتار کر تعمیر مسجد میں بطور چندہ اپنی طرف سے پیش کر دیں۔ بچی کی نانی بچی کے ہمراہ تھی۔ یہ بالیاں بچی کی مرحومہ والدہ کی نشانی تھیں اور بالیوں سے بچی کی جذباتی وابستگی ظاہر ہے۔ مگر اس نے اصرار سے اپنی عزیز ترین اور مرحومہ ماں کی نشانی خدائے واحد کے گھر کی تعمیر میں بخوشی نذر کر دیں۔ جزاہا اللہ احسن الجزاء۔

ایک اور احمدی خاتون نے اپنی شادی کے سارے زیورات بطور چندہ پیش کئے جن کی قیمت شادی کے موقع کی یادگار ہونے کی وجہ سے سونے سے بھی بڑھ کر تھی اور اب بھی اس کی خواہش تھی کہ اگر اس کے پاس اس سے زیادہ ہوتے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتی۔

اسلام میں مسجد کا ایک خاص مقام ہے جہاں تمام مسلمان دن میں پانچ بار جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ مسجد جدید طرز تعمیر کا شاہکار ہو بلکہ کوئی جگہ بھی یا عمارت جو خدائے واحد کی عبادت کی غرض سے تعمیر کی جائے مسجد کہلاتی ہے۔ مساجد انسانوں میں سے نسل اور رنگ و نسب کے امتیاز کو مٹا کر ایک عالمگیر اخوت کی بنیاد ڈالنے میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ امیر و غریب، گورے کالے، عربی و عجمی ایک صف میں برابر کھڑے ہو کر خدا کے حضور جھکتے ہیں۔ اسی طرح مساجد تہذیب کو قائم کرنے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف انسانوں کو متوجہ کرتی ہے۔ مسجد درحقیقت انسان اور خدا کے درمیان ملاقات کا ایک وسیلہ ہے۔ الغرض مسجد امن اور سلامتی کا پیغام ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور قدرت سے ایسی لاتعداد مساجد کی تعمیر کرنے کی ہمیں توفیق بخشے۔ آمین۔

سنگ بنیاد رکھنے سے پہلے میں ایک بار پھر دعا کرتا ہوں اور دوست بھی میرے ساتھ شریک ہو جائیں کہ یہ مسجد اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے اور دنیا میں اخوت، انصاف اور امن کو قائم کرنے کا ذریعہ ہو اور پھر اسلام کو پھیلانے اور دنیا میں اس کی عظمت کو قائم کرنے کا مرکز بنے اور یہاں کے رہنے والوں کے لئے روحانی تسکین کا موجب ہو۔ آمین۔

آئیے ہم سب مل کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے الفاظ میں دعا کریں جو انہوں نے خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت کی۔

ربنا تقبل منا انک

انت السمیع العلیم۔

(باقی صفحہ ۴ پر)

احمدی نوجوان زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی زندگیاں خدمت دین کیلئے وقف کریں

ہمیں ہر مصیبت اور ہر تکلیف برداشت کرکے بھی دنیا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو بلند کرنا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ایک اہم تقریر

مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

ربوہ ۸ رمئی ۶۶ء بعد نماز مغرب، مکرم ڈاکٹر لال دین صاحب صدر جماعت احمدیہ کمپالہ (یوگنڈا) نے جو حال ہی میں ربوہ تشریف لائے تھے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مشرقی افریقہ میں تبلیغی حالات سنائے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب کی تقریر کے بعد حضور نے بھی ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا تھا جس کا متن احباب کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔

حضور نے فرمایا:-

آپ دوستوں نے محترم ڈاکٹر صاحب سے یوگنڈا اور مشرقی افریقہ کے بعض دوسرے علاقوں (جو اب علیحدہ اور آزاد ممالک بن گئے ہیں) کے حالات سنے ہیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے نہایت اختصار کے ساتھ اور ایک لمبے عرصہ سے متعلق جو باتیں بیان فرمائی ہیں۔ ان میں سے

سب سے اہم اور ضروری بات

یہ ہے کہ جو مبلغ بھی افریقہ جائیں وہ علاقہ کی مقامی زبان سیکھنے کی طرف فوری توجہ دیں اور جلد سے جلد اس میں ملکہ اور کمال حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

دوسری بات محترم ڈاکٹر صاحب نے یہ بیان فرمائی ہے اور انہوں نے مجھ سے جو زبانی باتیں کی ہیں ان سے بھی میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہمارے مبلغین زیادہ تر شہروں میں قیام کرتے ہیں انہیں شہروں میں قیام کرنے کی بجائے افریقہ کے قبائل میں زندگی بسر کرنی چاہیئے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے دینی خدمات میں ایک گر سکھایا ہے جو تعلیم اور تبلیغ دونوں میں مفید ثابت ہوتا ہے اور وہ گر یہ ہے کہ جو شخص علم سے کورا اور روحانی باتوں سے بے بہرہ ہے۔ جب تک آپ اس کے لئے اپنے مقام سے نیچے نہیں اتریں گے آپ اس پر پوری طرح اثر انداز نہیں ہو سکیں گے پس جو مبلغ بھی یہاں سے افریقہ جاتے ہیں انہیں بڑی سادگی کے ساتھ اور خدا تعالےٰ کی رضا کی خاطر تکلیف برداشت کرتے ہوئے بھی شہروں کی بجائے

دیہات میں رہنا چاہیئے

انہیں مقامی باشندوں سے تعلق پیدا کرکے تدبیر اور دعا سے کوشش کرنی چاہیئے کہ انہیں پستی سے اٹھا کر ان رفعتوں کی طرف لے جائیں۔ جن رفعتوں کی طرف اسلام انہیں لے جانا چاہتا ہے۔

اس وقت مشرقی افریقہ، مغربی افریقہ کے مقابلہ میں اس لحاظ سے بہت پیچھے ہے کہ وہاں کے مقامی لوگ مغربی افریقہ کے مقابلہ میں بہت کم تعداد میں احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ لیکن جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے بتایا ہے مشرقی افریقہ کے بعض علاقوں میں صحیح معنوں میں کام کیا جائے تو ہم امید رکھ سکتے ہیں کہ مقامی لوگ بڑی تعداد میں احمدیت کو قبول کرلیں گے۔ بشرطیکہ پوری کوشش کی جائے اور پھر صحیح رنگ میں کی جائے۔

بعض علاقوں میں

حکومتوں کی طرف سے مبلغوں کی تعداد پر پابندیاں لگائی جا رہی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ جن علاقوں میں اس وقت تک کوئی پابندی نہیں لگائی گئی۔ وہاں ہم زیادہ تعداد میں مبلغ بھیجیں تا تبلیغ کے کام میں رکاوٹ نہ ہو۔ اس وقت جو نوجوان جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں یا وہ جوان دل دوست جو بڑی عمر میں بھی اپنی زندگی دین کی خدمت کے لئے وقف کر دیتے ہیں انہیں ابھی سے ارادہ کرلینا چاہیئے کہ وہ جہاں اور جس علاقہ میں بھی تبلیغ اور اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے بھیجے جائیں گے وہاں بڑی سادہ زندگی گزارتے ہوئے مقامی لوگوں سے میل جول بڑھائیں گے اور ان کو تحت الثریٰ سے (کہ جہاں وہ روحانی لحاظ سے اب ہیں) اٹھا کر بلند سے بلند تر مقام پر لانے کی کوشش کرتے رہیں گے۔

ضمناً یہ بات بھی آجاتی ہے کہ صرف مشرقی افریقہ ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کے حالات کا یہی تقاضا ہے کہ ہمارے احمدی نوجوان زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی

زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کریں

اور یہاں مرکز میں آکر تربیت حاصل کریں اور اس کے بعد بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کریں۔ اس وقت ایک ہمارا طریق جامعہ احمدیہ میں داخل کرکے باقاعدہ مربی بنانے کا ہے لیکن جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور ایک لمبے عرصہ تک تعلیم ختم کرکے وہ باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضرورت کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کرتے اس لئے غالباً میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اس طرف اشارہ بھی کیا تھا کہ ہمیں مبلغ تیار کرنے کے سلسلہ میں تعلیم دینے کے لئے کسی شارٹ کورس (Short Course) کا انتظام کرنا پڑے گا تا ہماری ضرورت پوری ہو سکے۔ دنیا کے مادی ہتھیاروں سے لڑنے والی قومیں جنگ کے دوران یا جب ملک میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا جاتا ہے۔ حالات سے مجبور ہوکر

تربیت کا زمانہ

کم کر دیتی ہیں تا انہیں ضرورت کے مطابق اور مناسب تعداد میں کام کرنے والے فوری طور پر مل سکیں اس سے بھی زیادہ ہنگامی حالات احمدیت اور اسلام کو آج دنیا میں پیش آرہے ہیں ان حالات کے پیش نظر جہاں ہمیں لمبی تربیت کے بعد باقاعدہ مربی تیار کرتے رہنا چاہیئے وہاں ہمارے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ

شارٹ کورس کی بنیاد پر

چھ ماہ سال یا ڈیڑھ سال تک پڑھے لکھے آدمی کو ایسے رنگ میں تربیت دیں کہ وہ ایک حد تک تبلیغی کام کو صحیح طور پر انجام دے سکے۔ مثلاً مشرقی افریقہ کے ممالک تنزانیہ۔ یوگنڈا اور کینیا میں اگر تین باقاعدہ مربی ہوں اور ان کے ساتھ ۳۰۰ ایسے مربی ہوں جو شارٹ کورس کی بنیاد پر تربیت یافتہ ہوں تو تبلیغ کے کام کو ترقی دی جا سکتی ہے۔ اس صورت میں جہاں پڑھے لکھے اور عام لوگوں سے بات کرنے کا موقع ہو وہاں باقاعدہ تربیت یافتہ مربی چلا جائے لیکن جو عوام ہیں اور جو پڑھے لکھے آدمیوں کے برابر علم نہیں رکھتے ان کی نسبت ہمارے ان کم تربیت یافتہ لوگوں کے پاس علم زیادہ ہوگا۔ اور پھر اگر ان کا اللہ تعالےٰ سے تعلق پیدا ہو جائے انہیں دعا کرنے کی عادت ہو۔ دعا میں انہیں شغف حاصل ہو اور ساتھ ہی وہ اخلاص اور جذبہ سے کام کریں تو پھر انہیں یہ کام کرنا اور بھی آسان ہوگا۔

اس وقت اسلام خطرہ میں ہے

اور ہمیں ہر مصیبت اور تکلیف برداشت کرکے بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں بلند کرنا ہے۔ توحید باری تعالےٰ کو دنیا میں بلند کرنا ہے اور اس کام کے لئے علم سے زیادہ خلوص اور تعلق باللہ کی ضرورت ہے۔ ہمارا علم تو محدود ہے۔ لیکن جب کسی کا خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا ہو جائے۔ اور وہ اُسے سکھانے پر آجائے تو وہ ایک سیکنڈ میں اتنا علم سکھا دیتا ہے جو ایک استاد کئی سال میں بھی نہیں سکھا سکتا۔ ہمارا نوجوان اگر اللہ تعالےٰ سے تعلق رکھنے والا ہو۔ اس کا دل اخلاص اور محبت باری تعالےٰ سے پُر ہو۔ دعا میں شغف رکھتا ہو تو وہ کسی محاذ پر بھی دشمنِ اسلام سے شکست نہیں کھا سکتا۔

پس

ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے

کہ وہ اسلام کی ضرورت کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی اُخروی زندگی کی خاطر اور اس دنیا میں اپنی اور اپنی نسلوں کی بھلائی کی خاطر اپنی زندگی دکھ اور تکلیف میں گزارنے کے لئے تیار ہوں تا ساری دنیا حلقہ بگوش اسلام ہو جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض پوری ہو کر ساری دنیا خدائے واحد کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں یہ نکتہ سمجھنے کی

توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی خاطر خدمت دین کے لئے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

یہ بات نوٹ کرنی چاہیئے کہ ہمارے درمیان

کسی قسم کا اختلاف نہیں ہونا چاہیئے

چاہے وہ کتنا ہی خفیف کیوں نہ ہو۔ عام طور پر دنیا داروں میں جو اختلاف ہوتے ہیں ان سے تو احمدی محفوظ ہیں لیکن چونکہ انسانوں کی فطرتیں مختلف ہوتی ہیں اس لئے خود احمدیوں میں بعض اوقات اختلاف رائے ہو جاتا ہے۔ اس اختلاف کو تحمل سے برداشت کرنا چاہیئے۔ یہ اختلاف اگر ذرہ بھر بھی بڑھ جائے۔ تو اسلام کے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ ان کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ اور وہاں کی جماعت کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ اسلام کو پھیلانے میں کامیاب سے کامیاب تر کام کر سکے اور پھر ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے کہ ہم افریقہ میں اور دوسرے ممالک میں بھی زیادہ سے زیادہ نوجوان بھجوا سکیں تا ان ممالک کے رہنے والوں کو جلد اسلام کی طرف لایا جا سکے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب کل واپس جا رہے ہیں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ وہ خیریت سے اپنے گھر پہنچیں۔ اور خیریت سے وہاں رہیں۔

(الفضل ۸ر جون ۱۹۶۶ء)

دعائے مغفرت

عاجز کی والدہ زینب بی بی صاحبہ آف سونگھڑہ کٹک مورخہ ۶/۶۶ ۵ کو اپنے حقیقی مولا سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ مخلص احمدی پنجوقتہ نماز نیز تہجد گذار اور خاندان میں صرف اکیلی احمدی تھیں۔ اور سلسلہ کی خاطر نیک جذبات رکھتی تھیں۔ بزرگان سلسلہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و درویشان کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ براہ کرم خاکسار کی والدہ محترمہ کے لئے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مرحومہ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین ثم آمین۔

طالب دعا خاکسار مقبول احمد کٹکی

مقیم جمشید پور بہار۔

ڈنمارک میں پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی مبارک تقریب

(بقیہ صفحہ نمبر ۲)

ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک وارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم۔ ربنا وابعث فیہم رسولا منہم یتلوا علیہم اٰیٰتک ویعلمہم الکتاب والحکمۃ ویزکیہم انک انت العزیز الحکیم۔ رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ومن ذریتی ربنا وتقبل دعاء۔ ربنا اغفر لی ولوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب۔ آمین۔

سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب

خطاب کا ترجمہ سنائے جانے کے بعد مکرم صاحبزادہ صاحب محراب کی سمت بڑھے جہاں سنگِ بنیاد رکھنے کا پروگرام تھا۔ بنیاد کے لئے مسجد مبارک قادیان کی ایک اینٹ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نے دعا کے بعد اپنی زندگی میں ہی ربوہ سے بھجوا دی تھی۔ اس اینٹ کو برادرم عبد الرزاق خان صاحب نے ایک احرام پر (جو آب زمزم سے دُھلا ہوا تھا) رکھا۔ مبلغ انچارج صاحب مکرم عبد السلام صاحب میڈسن۔ نور احمد صاحب بوستاد اور ذکریا حسن آرکیٹیکٹ نے اس کو چاروں کونوں سے پکڑا۔ اینٹ کو اُٹھا کر صاحبزادہ صاحب کے پیش کیا۔ اس وقت بلند آواز سے قرآنی دعائیں پڑھی جا رہی تھیں۔

اس مصلح موعودؓ کے فرزند نے جس کے پچاس سالہ خارق عادت کامیاب عہد خلافت کے شکرانہ کے طور پر احمدی مستورات نے غیر معمولی ہمت سے کام لیتے ہوئے اس کفر گڑھ میں مسجد تعمیر کرنے کا بیڑا اُٹھایا۔ ہاں اسی مصلح موعودؓ کے فرزند نے اس مبارک اینٹ کو احترام سے اُٹھایا اور بڑی ہی رقت کے عالم میں اپنے مقدس باپ کی امانت کو انتہائی عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ مسجد کے محراب میں کعبۃ اللہ کی سمت سکنڈے نیویا کی زمین کے سپرد کر دیا تاکہ اس زمین سے توحید کے ننھے پودے اُگیں اور پھر توحید کے لہلہاتے باغ میں محمود کی بلبلیں محمدؐ کے گیت گائیں اور فضا کی تکبیر بلند کریں۔

اس کے بعد بڑی ہی رقت آمیز دعا محترم صاحبزادہ صاحب نے کروائی۔

سنگِ بنیاد رکھنے کے بعد معزز مہمانوں کو لنچ پیش کیا گیا اور فرداً فرداً تمام احباب سے ملاقات کی گئی۔ غیروں کی طرف سے مکرم حسین ڈین صاحب نے نمائندگی کرتے ہوئے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور عربی میں سب احباب کو خوش آمدید کہا پھر ڈپٹی لارڈ میئر نے جماعت کو خوش آمدید کہا اور مکرم صاحبزادہ صاحب کو یقین دلایا کہ مقامی ٹاؤن کمیٹی رواداری کے وسیع نظریہ پر قائم ہے اور ان کے علاقہ میں ہر مذہب کو پوری آزادی حاصل ہے تعمیر مسجد کی اجازت کے سلسلہ میں گو بعض مشکلات حائل ہیں مگر وہ صرف ٹیکنیکل نوعیت کی ہیں جو جلد دور ہو جائیں گی۔ نیز انہوں نے مسجد کے اس علاقہ میں تعمیر ہونے پر خوشی کا اظہار کیا۔

لنچ کی تیاری میں لجنہ کی سیکرٹری صاحبہ مسز مریم غزالہ اور مسز مبارکہ میڈسن اور مسز جمال نے بہت محنت اُٹھائی اسی طرح خدام میں سے جلال احمد امیں اور عبد الرؤف جمال صاحب نے بھی بڑے اخلاص سے کام کیا۔ حاضرین صاحبزادہ صاحب کی ذات سے بہت متاثر ہوئے۔

نمازِ جمعہ کی ادائیگی

لنچ کے بعد جمعہ کا پروگرام تھا مسجد کی زمین پر چونکہ یہ پہلا جمعہ تھا۔ اس لئے یہ جمعہ عام جمعہ کی نسبت جو ویسے بھی اہم ہوتا ہے خاص اہمیت رکھتا تھا۔ جماعت کی خواہش تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بزرگ صحابی کی امامت میں پہلا جمعہ پڑھا جائے چنانچہ اس غرض کے لئے مکرم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی خدمت میں گذارش کی گئی۔ حضرت چوہدری صاحب درخواست کو قبول فرماتے ہوئے تشریف لے آئے۔ بہت سے غیر احمدی احباب بھی جو حضرت چوہدری صاحب کی ذات سے بہت متاثر تھے اس موقعہ پر تشریف لائے۔ جمعہ کی اذان جو اس زمین پر پہلی اذان تھی مکرم برادرم عبد السلام صاحب میڈسن نے دی اور مکرم چوہدری صاحب نے خطبہ جمعہ شروع فرمایا۔ آپ نے اولاً مسجد کے مقام کی وضاحت فرماتے ہوئے فرمایا کہ مسجد خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے تعمیر کی جاتی ہے اور ہر مذہب کے لوگ اس میں عبادت کے لئے تشریف لا سکتے ہیں۔ مسجد کوئی توہم پرستی کا اڈہ نہیں بلکہ ہر رنگ ونسل اور مذہب کے لئے عبادت کی جگہ ہے۔ پھر آپ نے ابن اللہ کے تصور کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اوائل میں مقربین الٰہی کو ابن اللہ کہا گیا اسی طرح مسیح کے لئے بھی لوگ ابن اللہ کہلائے تو پھر کیوں نہ مسیح کو بھی اسی رنگ میں ابن اللہ سمجھا جائے۔

خطبہ جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ موجودہ سائنسی دور میں روحانیت اور مادی ترقی میں صرف اسی طرح توازن ہو سکتا ہے کہ ہر انسان اپنے اعمال کے لئے خدا کے سامنے جوابدہ تصور کرے۔

اکثر اخبارات نے مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی سنگِ بنیاد کے وقت موجودگی اور پہلا جمعہ پڑھانے کو بہت اہمیت دی اور مشن کی شہرت میں بہت اضافہ ہوا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

جمعہ کی رات کو سنگِ بنیاد کا پروگرام ڈینش ٹیلیویژن پر دکھایا گیا۔ سوئس ٹیلیویژن نے بھی اس پروگرام کو سوئٹزرلینڈ میں دکھایا۔ بعض دیگر ممالک نے بھی اس پروگرام کو اپنے ٹیلیویژن پر دکھانے کی خواہش کی ہے۔ بنیاد کے رکھتے وقت اور اجتماعی دعا کے وقت صاحبزادہ صاحب کو دکھایا گیا۔ پھر اذان اور جمعہ کے بعض مناظر دکھائے گئے ہیں۔ ڈینش اخبارات میں سے ہمیں ستر کے قریب تراشے ملے ہیں۔ چار اخبارات نے اس پر ایڈیٹوریل بھی لکھے۔ ڈنمارک کے علاوہ بعض اور ممالک میں بھی وسیع طور پر سنگِ بنیاد کی خبر نشر کی گئی۔

خدا کے فضل سے اسی روز ایک نُجیسر نے بیعت بھی کی۔ الحمد للہ

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسجد کی تکمیل کی توفیق بخشے۔ لجنہ اماء اللہ کو خدا جزائے خیر دے جنہوں نے عہد خلافت ثانیہ کی یاد میں اس عظیم الشان مالی جہاد میں حصہ لیا۔ اور لے رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو اعلائے کلمۃ اللہ کا ذریعہ اور عہدِ خلافتِ ثالثہ میں اسلام کو غیر معمولی ترقی بخشے۔

خاکسار کمال یوسف

فرماتے رہے۔ مولوی صاحب موصوف ۱۹۶۲ء میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ اللہ تعالےٰ اُن کو استقامت عطا فرمائے۔ اور ہر شر و فتنہ سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی کلکتہ میں تشریف آوری اور مصروفیات

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن کلکتہ

اُڑلیسہ کا تبلیغی دورہ

جماعتہائے احمدیہ صوبہ اُڑیسہ کی یہ خواہش تھی کہ ماہ اپریل میں جماعتوں کا ایک تبلیغی و تربیتی دورہ ہو اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ سے درخواست کی جائے کہ وہ بھی اس دورہ میں بنفس نفیس شریک ہوں۔ چنانچہ خاکسار نے بحیثیت مبلغ انچارج صوبہ اُڑلیسہ و بنگال کی جماعتوں کی خواہش و درخواست کو محترم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں پیش کیا جس کو آپ نے منظور فرما لیا۔ اور آپ کے ارشادات کی روشنی میں اس دورہ کا تبلیغی پروگرام مرتب ہوا۔ اور جماعتوں کو اطلاع کر دی گئی۔

اہل و عیال کی ہمراہی

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے اپنی آمد کی خوشخبری دیتے ہوئے یہ بھی اطلاع بھجوائی کہ اس دورہ میں آپ کے اہل و عیال بھی ہمراہ ہوں گے۔ چونکہ آپ کی بیگم سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی صدر ہیں۔ اس طرح اُن کو بھی مختلف صوبوں کی لجنات کے معائنہ اور احمدی بہنوں سے ذاتی تعارف کا موقعہ مل جائے گا۔ اور احمدی مستورات کو بھی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک معزز خاتون سے ملاقات کا موقع مل جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے یہ اطلاع بھجوائی کہ آپ پہلے صوبہ بہار کی جماعتوں کا دورہ کریں گے پھر کلکتہ تشریف لائیں گے۔ کلکتہ سے صوبہ اُڑلیسہ کے دورہ پر روانہ ہوں گے۔ اور پھر واپس کلکتہ آئیں گے اور چند روز یہاں قیام فرما کر جماعت کلکتہ کے بعض مقامی تنازعات کو سلجھانے اور احباب میں مصالحت کروانے کی کوشش فرمائیں گے۔

کلکتہ میں آمد

چنانچہ اس پروگرام کے مطابق صوبہ بہار کی جماعتوں کے دورہ سے فارغ ہو کر محترم صاحبزادہ صاحب مع اہل و عیال ۶ر اپریل بعد دوپہر کلکتہ تشریف لائے۔ صاحبزادہ صاحب کی تشریف آوری سے ایک روز قبل مکرم چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ جو صوبہ بہار کے دورہ میں آپ کے ہمراہ تھے کلکتہ پہنچ چکے تھے۔ اسٹیشن پر مکرم چوہدری مبارک علی صاحب و محترم میاں محمد حسین صاحب امیر جماعت اور احباب کرام نے محترم صاحبزادہ صاحب کا استقبال کیا۔ اور اُدھر احمدی خواتین نے محترمہ بیگم صاحبہ کا استقبال کیا۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے تحت مکرم صاحبزادہ صاحب مع اہل و عیال قیام کے لئے مکرم میاں محمد عمر صاحب سہگل کے مکان پر تشریف لے گئے۔ اور شام کو احباب کی ملاقات کے لئے مسجد احمدیہ تشریف لائے۔ اور اسی شام کو مکرم میاں عبد الحمید صاحب مرہ نے مسجد احمدیہ میں محترم صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں ایک مختصر سی پارٹی کا انتظام کیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

روانگی برائے اُڑلیسہ و مراجعت

کلکتہ میں صرف ایک روز قیام کرنے کے بعد ۷ر اپریل کی رات کو محترم صاحبزادہ صاحب مع اہل و عیال صوبہ اُڑلیسہ کے دورہ پر روانہ ہو گئے۔ اور صوبہ اُڑلیسہ کی جماعتوں کا دورہ پورا کر کے آپ ۱۰ر مئی ۱۹۶۶ء کی صبح کو پھر کلکتہ واپس تشریف لے آئے۔ محترم میاں محمد حسین صاحب امیر جماعت مع احباب اسٹیشن پر استقبال کے لئے موجود تھے اور پروگرام کے مطابق اس روز محترم صاحبزادہ صاحب قیام کے لئے مکرم میاں محمد صدیق صاحب بانی کے مکان پر تشریف لے گئے۔ صوبہ اُڑلیسہ کی جماعتوں کا دورہ کرتے ہوئے آپ کے ہمراہ مبلغین کے علاوہ مکرم چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ و مکرم چوہدری سعید احمد صاحب نائب ناظر بیت المال بھی تھے۔ یہ دونوں حضرات مورخہ ۱۱ر مئی ۱۹۶۶ء پنجاب میل سے قادیان کے لئے روانہ ہو گئے۔

قیام کلکتہ اور مصروفیات

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف قیام کلکتہ کے دوران میں کافی معروف رہے۔ آپ کی یہ دلی تمنا و خواہش تھی کہ مقامی احباب جماعت کے اختلافات دور ہوں۔ اور تنازعات باہمی سلجھ جائیں اور جماعت میں اتحاد و اتفاق ہو۔ چنانچہ آپ نے انفرادی وعظ و نصیحت کے علاوہ ۱۳ر مئی اور ۲۰ر مئی دو ایمان افروز خطبات جمعہ پڑھے۔ اور ان خطبات میں احباب کو ایک دردمندانہ پیرایہ میں اتحاد و اتفاق کی طرف توجہ دلائی وقت کے تقاضوں اور خدائی مشیت کو اس دلنشیں انداز میں احباب کے سامنے رکھا کہ قلوب نرم ہوتے اور ان میں خشیت الٰہی پیدا ہوئی۔ اور احباب میں تنازعات کو جلد سلجھا لینے یا ختم کر دینے کا جذبہ پیدا ہوا بعض بھائیوں کے باہمی اختلافات کا آپ نے تفصیلی جائزہ بھی لیا۔ اور آپ کی ان مساعی میں مکرم سید فضل احمد صاحب ایس۔ پی بھی آپ کے ہمدرد معاون رہے بالآخر یہ بے لوث مساعی اپنا رنگ لائیں اور بچھڑے ہوئے بھائیوں کے ہاتھ ملے۔ مالی معاملات کا تصفیہ اتفاق رائے سے محترم صاحبزادہ صاحب کے سپرد ہوا۔ خدا کرے کہ ان بھائیوں میں مومنانہ اخوت کا جذبہ ترقی کرے۔ اور باہمی اتحاد و اتفاق سے ان کو اللہ تعالےٰ زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنی رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔ اور جن بزرگوں نے اس کار خیر میں کسی نہ کسی رنگ میں حصہ لیا ہے۔ اللہ تعالےٰ اُنہیں جزائے خیر دے۔ اور اپنی برکتوں اور رحمتوں سے اُن کو بھی نوازے۔ آمین ثم آمین۔

صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں ایڈریس

مورخہ ۱۵ر مئی کو جماعت کی طرف سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے اعزاز میں مسجد احمدیہ میں ایک ٹی پارٹی دی گئی۔ اس تقریب پر مکرم میاں محمد حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ نے جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے اور مکرم میاں شریف احمد صاحب بانی معتمد خدام الاحمدیہ نے خدام الاحمدیہ کلکتہ کی طرف سے ایڈریس پیش کئے۔ ان ایڈریسوں کے جواب دیتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے احباب جماعت اور خدام الاحمدیہ کو اپنی قیمتی اور مفید نصائح سے نوازا۔ اور احباب کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے پھر باہمی مصالحت اور اتحاد و اتفاق سے رہنے کی اپیل کی۔ آپ کے ان پُر شوکت اور مؤثر خطاب نے بھی احباب کے قلوب میں ایک نیک تبدیلی پیدا کی۔ جس کا اظہار وہ اپنی زبان و عمل سے کر رہے تھے۔ خدا کرے کہ اس خطاب کے بابرکت اور دیرپا نتائج ظاہر ہوں۔ آمین ثم آمین۔ اس تقریب میں مولانا عبد الحنان صاحب عبقری کٹکی بھی شریک ہوئے۔ اور تقریب کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب سے کافی عرصہ تک تبلیغی ماحول و ضروریات پر گفتگو

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی خدمت میں ایڈریس

خواتین جماعت احمدیہ کلکتہ نے بھی ۵ر مئی کی شام کو محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے اعزاز میں مسجد احمدیہ کلکتہ میں ایک پارٹی کا انتظام کیا۔ اور محترمہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں ایڈریس اور مقامی لجنہ کی طرف سے ایک تحفہ پیش کیا گیا جس کو محترمہ بیگم صاحبہ نے قبول فرمایا۔ اور خواتین کو اپنی قیمتی نصائح سے مستفیض فرمایا۔

دو نکاحوں کا اعلان

دوران قیام کلکتہ محترم صاحبزادہ صاحب نے مورخہ ۱۴ر مئی کو مکرم عبد المومن صاحب ولد شیخ عبد الرزاق صاحب ساکن کلکتہ اور مورخہ ۱۵ر مئی کو مکرم ایس۔ ایم رضوان صاحب بمبیر انیسہ (صوبہ بہار) کے نکاحوں کا مسجد احمدیہ میں اعلان فرمایا۔ اللہ تعالےٰ ان نکاحوں کو مبارک کرے۔ آمین ثم آمین۔

روانگی برائے رانچی اور واپسی

مورخہ ۱۷ر مئی ۱۹۶۶ء کو مکرم صاحبزادہ صاحب مع اہل و عیال رانچی (بہار) تشریف لے گئے اسٹیشن پر احباب کرام الوداع کے لئے حاضر تھے۔۔ رانچی میں مکرم سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ کے بیٹے عزیزم سید تبریز احمد صاحب اور اُن کی صاحبزادی عزیزہ صاعقہ ناز کے نکاحوں کی تقریب تھی۔ اور اُنہوں نے محترم صاحبزادہ صاحب کو اس تقریب میں شرکت کی دعوت دی تھی۔ چنانچہ ۱۹ر مئی ۶۶ء کی شب کو آپ نے ان دونوں عزیزوں کے نکاحوں کا اعلان کیا اور پُر اثر خطبہ ارشاد فرمایا۔ رانچی اور جمشید پور کے دورہ سے فارغ ہو کر آپ پھر ۳ر جون صبح ۱۰ بجے کلکتہ واپس تشریف لائے۔ اور مکرم میاں محمد صدیق صاحب بانی کے ہاں قیام پذیر ہوئے۔

مساعی جمیلہ

رانچی سے واپس آ کر محترم صاحبزادہ صاحب نے پھر احباب جماعت میں باہمی مصالحت کی مساعی جمیلہ شروع کیں۔ کبھی انفرادی طور پر اور کبھی یکجائی طور پر اُن احباب کو جن میں باہمی تنازعات تھے سمجھانے کی کوشش کی۔ لفضلہ تعالےٰ آپ کی مساعی کے نتیجہ میں احباب کے اندر کافی تبدیلی

محسوس کی جا رہی ہے۔ خدا کرے۔ کہ یہ اختلافات باہمی ختم ہو جائیں۔ اور ہم میں اتحاد و اتفاق اور مومنانہ اخوت کا جذبہ ترقی کرے۔ اور ہم خدائی برکتوں اور فضلوں کے وارث بنیں۔ آمین ثم آمین۔

مہمان نوازی کا شرف قیام کلکتہ کے دوران میں مکرم میاں محمد عمر صاحب سہگل اور مکرم میاں محمد صدیق صاحب باقی کے خاندانوں کو محترم صاحبزادہ صاحب کی مہمان نوازی اور خدمت اور تواضع کا کافی موقعہ ملا۔ کیونکہ آں محترم اُن کے ہاں تشریف فرما رہے۔ اور یہ بھی ایک بہت بڑی سعادت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے بزرگ افراد کی خدمت کا کسی کو موقعہ ملے۔ مگر اس دوران میں مکرم میاں محمد یوسف صاحب باقی۔ مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل۔ مکرم میاں بخش الٰہی صاحب مکرم میاں محمد حسین صاحب امیر جماعت۔ مکرم منشی شمس الدین صاحب۔ مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل۔ مکرم میاں محمد شفیع صاحب ماما باری۔ مکرم سید کریم بخش صاحب۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔ اے۔ اور خاکسار کو بھی یہ سعادت نصیب ہوئی۔ کہ محترم صاحبزادہ صاحب نے سب کو خدمت و تواضع کا موقعہ عطا فرمایا۔ اور ہمارے گھروں پر تشریف لا کر بےتکلفی سے نوازا اور دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اور ہمارے دینی اور دنیوی مقاصد میں ہم سب کو کامیاب و بامراد کرے اور جلد پریشانیوں اور مشکلات کو دور فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

قادیان کیلئے روانگی محترم صاحبزادہ صاحب کا قیام ہمارے لئے ایک عید تھا۔ مرد و عورت اور چھوٹے بڑے خوب خوش تھے۔ کہ اُن کے افراد خاندان مسیح موعود علیہ السلام سے بار بار ملنے اور ان کی خدمت کا موقعہ ملتا ہے۔ بالآخر جُدائی کی گھڑی آ گئی۔ حسب پروگرام ۱۵؍جون کی شام کو پنجاب میل سے عازم قادیان ہوئے۔ خواتین اور احباب جماعت اس مقدس قافلہ کو الوداع کہنے کے لئے اسٹیشن پر آئے ہوئے تھے۔ گاڑی کے روانہ ہونے سے دس منٹ قبل محترم صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ پھر احباب سے مصافحہ و معانقہ کیا اور گاڑی میں سوار ہو گئے۔ گاڑی روانہ ہوئی۔ اس جُدائی کے احساس سے احباب کے دل بھر آئے۔ خوشی غم سے بدل گئی۔ اور سب دوست بارگاہ رب العزت

پانی پر چل کر دکھانے کا دعویٰ باطل ثابت ہوا

بمبئی میں ”ہٹ یوگی راج“ کی عبرتناک ناکامی

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

کشش ثقل کی دریافت سائنس دانوں نے عالم کائنات میں ”کشش ثقل“ کا ایک راز دریافت کیا ہے۔ یعنی یہ کہ ہر کُرے میں اپنی طرف کھینچنے کی طاقت پائی جاتی ہے۔ زمین ہر چیز کو اپنی طرف کھینچتی ہے اسی لئے کسی چیز کو بلند ہونے میں بڑی طاقت و توانائی استعمال کرنی پڑتی ہے۔ جیسے ہوائی جہاز اور راکٹ۔ پھر یہ چیزیں اسی وقت تک فضا میں رہتی ہیں۔ جب تک ان میں طاقت پرواز رہتی ہے۔ جوں ہی یہ طاقت ختم ہوتی ہے۔ زمین ان کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ یہی بات ہم اپنی زبان میں اس طرح بولتے ہیں کہ فلاں چیز زمین پر گر پڑی۔ وہ دراصل گرتی نہیں بلکہ زمین اسکو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ اسی کو کشش ثقل کہتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ کشش ثقل کا راز سب سے پہلے انگریز سائنس دان نیوٹن نے ۱۶۸۶ء میں معلوم کیا تھا۔ یہ خیال غلط ہے۔ یہ راز تو دوسرے اسرار عالم کی طرح سب سے پہلے مسلمان صوفیاء نے دریافت کیا۔

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنی کائنات کا راز اپنے دوستوں کو ہی بتایا ہے۔ پھر فلسفی اسی بنیاد پر اپنی تحقیقات کا آغاز کرتے ہیں۔ مولانا رومی جو تیرھویں صدی عیسوی کے بزرگ ہیں۔ اُنہوں نے اپنی مثنوی میں بھی کشش ثقل کا ذکر کیا ہے۔ وہ معمولی کشش نہیں بلکہ کُروں کی کشش کُروں کی طرف۔ جس سے نظام عالم برقرار ہے وہ فرماتے ہیں۔

گفت سائل چوں بماند ایں خاکداں
درمیانِ ایں محیط آسماں
ہمچو قندیلے معلق در ہوا
نے بہ اسفل می رود نے بر علا
آں حکیمش گفت از جذب سما
از جہات شش بماند در ہوا

چوں ز مقناطیس قبہ ریختہ
درمیاں ماند آہنے آویختہ

بے وزنی کی کیفیت ہم جب چیز کو وزن یا بوجھ بولتے ہیں یہ سب اسی کشش ثقل کا نتیجہ ہے۔ جب کوئی چیز اس کشش کی گرفت سے آزاد ہو جاتی ہے تو وہ بالکل بے وزن ہو جاتی ہے ایسی بے وزن چیز کو اس کو جہاں چھوڑ دو وہیں معلق ہو کر رہ جائے گی۔

آج کل چاند پر جانے کی جو مہم چلائی جا رہی ہے اس سلسلہ میں ایک اہم مسئلہ یہ بھی ہے کہ بے وزنی کا انسان کے جسم پر کیا اثر پڑتا ہے بہر صورت یہ مسلم امر ہے کہ جو چیز کشش ثقل سے آزاد ہو جاتی ہے۔ وہ بے وزن ہو جاتی ہے۔ اس حالت میں اگر انسان کو اوپر پھینک دیا تو وہیں لٹک جائے گا۔ اور اگر وہ پانی کی سطح پر کھڑا کر دیا جائے تو وہ جوں کا توں کھڑا رہے گا۔ اس کا تو ابھی پانی کے اندر نہیں جائے گا۔

کشش ثقل کا یہ حال معلوم کرنے کے بعد اب ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ جو اس کشش سے آزاد ہونا چاہتے ہیں وہ کیا کرتے ہیں۔ مغربی سائنس دان تو راکٹ میں بیٹھ کر چار پانچ سو میل اوپر چلے جاتے ہیں۔ اور وہاں اپنے راکٹ سے نکل کر خلائے بسیط میں چہل قدمی کرتے ہیں۔ یہ اُن کی ہمت ہے۔ علم و عمل اور دولت ان کا ساتھ دے رہی ہے۔ ان کے اس ذوق سیر و سیاحت پر اہل زمین کی غربت۔ بھوک اور جہالت کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ وہ بے وزنی کا لطف اُٹھاتے ہوئے خلائے بسیط میں لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہیں جیسے کوئی دیوزاد چل رہا ہو۔

ہٹ یوگی راج خیر یہ تو اہل مغرب کی بات ہوئی۔ اب آپ ہندوستان کے ایک سادھو کا حال سنیئے۔ آپ ”ہٹ یوگی راج“ کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ نے یہ دعویٰ کیا کہ بے وزنی کی کیفیت پیدا کرنے کے لئے خلاء میں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ ہمارے آشرم میں آؤ۔ دھیان گیان میں لگو۔ یوگ شکتی کے ذریعہ اپنے آپ کو کشش ثقل کی گرفت سے آزاد کر دو گے۔ پھر اگر تم چاہو تو پانی پر بھی چل سکو گے اور دوسرے کمالات بھی دکھا سکو گے۔ یہاں کے مشہور ہفت روزہ اخبار ”بلٹز“ نے ان کے اس دعوے کی خوب تشہیر کی۔ اور یہ بھی اعلان کیا کہ خود ”ہٹ یوگی راج“ پانی پر چلنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر کوئی دیکھنا چاہتا ہے تو آ سکتا ہے۔ اس موقعہ پر بعض لوگوں نے کہا کہ بمبئی میں آنے جانے کی بات کیسی۔ ”ہٹ یوگی راج“ سے کہیئے کہ ”جوہو“ پر آئیں اور سمندر پر چل کر دکھا دیں۔ مگر ”ہٹ یوگی راج“ نے کہا کہ اتنا گراں قدر یوگ کیسے مفت منظر عام پر دکھا دیا جائے۔ اگر آپ لوگوں کو دیکھنا ہے تو ہمارے لئے ایک خاص حوض بنوائیے۔ میں اس حوض میں پانی پر چلوں گا۔

اہل بمبئی بھی یہ کمال دیکھنے کے اتنے مشتاق کہ انہوں نے ایک حوض بنوا ہی ڈالا۔ وہ بھی اینٹ پتھر کا نہیں بلکہ لوہے کا۔ اور بلٹز کے اڈیٹر مسٹر کرنجیا نے بڑے طمطراق سے اعلان کیا کہ ۱۶؍جون کو ملاڈ بمبئی میں شام کے وقت ”ہٹ یوگی راج“ پانی پر چلیں گے جن کو ان کا یہ کمال دیکھنا ہے۔ وہ آ جائیں۔ فیس داخلہ صرف سو روپے۔

اس اعلان پر چھ سو آدمیوں نے سو سو روپے کے ٹکٹ خریدے۔ ایک فلم کمپنی نے بڑی رقم دے کر اس منظر کے فوٹو لینے کا حق اپنے لئے مخصوص کرا لیا۔ ایک ٹیلیویژن کمپنی نے بھی ایک خطیر رقم دے کر ٹیلیویژن فوٹو لینے کی اجازت حاصل کر لی۔ اس طرح یہ کمال دکھانے کا بندوبست کیا گیا۔

”ہٹ یوگی راج“ آئے۔ اس کا یہ دعوے ہر شخص کی زبان پر تھا کہ یہ کمال دکھانے کے بعد بھگوان سے جلد ہی ملاقات کریں گے۔

خود ”ہٹ یوگی راج“ نے اس موقعہ پر کیا کہا۔ وہ قابل غور ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنا یہ کمال دکھانے کے لئے اعلیٰ طبقہ کو دعوت دی ہے۔ جن میں ایک معتد بہ تعداد سیاسی لیڈروں کی ہے۔ ”بھنڈی بازار“ کے لوگوں کو نہیں بلایا ہے ”بھنڈی بازار“ مسلمانوں کا محلہ ہے۔ جس میں ہر طبقے کے مسلمان رہتے ہیں۔ کاش اُنہوں نے بلا لیا ہوتا تو رعونت میں یہ بات نہ کہی ہوتی۔

”ہٹ یوگی راج“ اور اس طرح تماشائیوں نے اس کو ہندو دھرم کی برتری کا ایک ثبوت قرار دیا تھا۔ ایک ہندی فلم کی طرف سے حوض کے ایک کنارے پر یہ اشتہار لگایا گیا تھا کہ ”بیسویں صدی کا سب سے بڑا اُ

م۔ میں دُعا کر رہے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے۔ آمین۔

مورخہ ۱۷؍جون کو بذریعہ تار اطلاع مل گئی کہ محترم صاحبزادہ صاحب مع اہل و عیال بخیریت قادیان پہنچ گئے۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

اہم روحانی واقعہ"۔

شیشے چبانا اور آگ پر چلنا

اگرچہ تماشائی صرف پانی پر چلنے کا کمال دیکھنے آئے تھے مگر ہٹ یوگی راج نے یہ کمال دکھانے سے پہلے تین ایسے کمالات بھی دکھائے جو ہر چھوٹے بڑے شہر میں جادوگر فٹ پاتھ پر کھڑے ہو کر دکھاتے ہیں لیکن آج تک کسی نے اس کو روحانی کمال قرار نہیں دیا ہے۔

پہلے تو آپ نے شیشے کے ٹکڑوں کو چبانا شروع کیا۔ پھر ایسڈ کے دس قطرے منہ میں ڈال کر فوراً تھوک دیا۔ البتہ تیسرا یہ دکھایا کہ ننگے پاؤں آگ پر چلے۔ اس پر انڈین ایکسپریس بمبئی نے کیا اچھا لکھا کہ یہ کمال تو مسلمان مدتوں سے محرم کے موقعہ پر دکھاتے چلے آرہے ہیں۔

ناکامی

خیر ان تینوں کمالات کے بعد اب پانی پر چلنے کی باری آئی حاضرین دفورِ شوق میں ٹکٹکی باندھ کر "ہٹ یوگی راج" کو دیکھنے لگے۔ انہیں یقین تھا کہ آج انسانی تاریخ کا سب سے بڑا کارنامہ دکھایا جائے گا۔ اور ساری دنیا پر یوگ شکتی کی دھاک بیٹھ جائے گی۔ "ہٹ یوگی راج" جن کی عمر ۶۰ سال بتائی جاتی ہے۔ حوض کے کنارے آئے اس میں چار فٹ گہرا پانی تھا۔ اور "ہٹ یوگی راج" کا قد اس سے ایک فٹ زیادہ۔ انہوں نے حوض کے کنارے آکر اوم کہہ کے پہلے ایک چلو پانی اٹھایا۔ اور کچھ منتر پڑھ کر پھر ہتھیلی پھیلا دی اور وہ پانی اسی حوض میں گر گیا۔

اس کے بعد یوگی راج نے مٹھیاں باندھیں جسم کے مسل بنائے۔ توازن درست کیا۔ اور اپنے دعوے کے مطابق اپنے کو کشش ثقل کی گرفت سے ایسا آزاد کر لیا کہ بے وزنی کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ اب انہوں نے ایک قدم پانی کی طرف بڑھایا۔ تماشائیوں کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔ سب محو سکوت اس نظارے کے منتظر کہ اب یوگی راج دوسرا قدم اٹھائیں گے۔ اور پانی پر چلیں گے۔ اور مرحبا حسان کر "یوگی راج" نے دوسرا قدم بھی اٹھایا ضرور۔ مگر وہ پانی پر کھڑے ہونے کی بجائے خراب سے پانی میں ڈوب گئے۔ دعویٰ تو یہ تھا کہ تلوا بھی نہ بھیگنے پائے گا۔ اور ہوا یہ کہ تلوا تو کیا داڑھی بھی بھیگ گئی۔ اگر پانی کچھ اور گہرا ہوتا تو غوطے کھانے کی نوبت آجاتی۔ لوگوں نے بڑی مشکل سے یوگی راج کو حوض سے نکالا۔ کشش ثقل اور بے وزنی کا یہ ڈرامہ اس طرح ختم ہو گیا۔ جو یوگی راج کے معتقد تھے۔ جیسے مسٹر کرنجیا۔ اس وقت ان کے دل پر کیا گذرا ہوگا۔ اور جو لوگ یوگ کا کمال دیکھنے آئے تھے۔ انہیں کتنی مایوسی ہوئی ہوگی۔ انگریز ٹیلیویژن والوں نے بھی فوٹو یورپ میں دکھائے تو یوگ شکتی کی کیسی بھپتی ہنسائی ہوگی۔ خیر یہ تو عام تماشائیوں کی بات ہوئی۔ مجھے تو فکر یہ ہے کہ اب مہاراج بھگوان کا درشن کرنے کیسے جائیں گے۔ حوض سے گذر کر تو ان کو بھگوان کے دربار تک جانا تھا۔ خیر جو کچھ ہو۔ وہ بھگوان سے ملاقات کریں یا نہ کریں۔ یہ اچھا ہوا کہ "بھنڈی بازار" والے یہ تماشا دیکھنے نہ آئے۔ ان کے لئے یہی ورد کافی ہے ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین۔

جناب ڈاکٹر محمد لطیف صاحب ریبو کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

جے پور سے یہ نہایت ہی افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم ڈاکٹر محمد لطیف صاحب مورخہ ۶/۶ بروز منگل وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کچھ عرصہ سے بیمار تھے۔ اور خاکسار ماہ مئی میں جب جے پور گیا تو انہیں کافی کمزور دیکھا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی عمر کا کثیر حصہ راجستھان کے علاقہ میں گذارا۔ اپنے علم کی وجہ سے کافی ہردلعزیز تھے تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ فرمایا کرتے تھے کہ ہماری پانچویں پیڑھی اب احمدیت میں چل رہی ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمادے۔ آمین۔ خاکسار بشیر احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

بدر۔ ادارہ بدر جناب ڈاکٹر صاحب کی افسوسناک وفات پر آپ کے جملہ متعلقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے آپ کے حق میں دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور آپ کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

قادیان میں ۱۷ جون کو بعد نماز جمعہ ۴۴

موصوف۔ محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ نے آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور جملہ درویشان اس میں شامل ہوئے۔

یہ مومنوں کا شہر ہے دارالامان ہے

از سرفراز صاحب کولاری۔ بنگلور

یہ مومنوں کا شہر ہے دارالامان ہے
دلچسپ و دلفریب و حسین قادیان ہے

یہ چودھویں صدی کا مقدس مقام ہے
یہ سرزمین قابلِ صد احترام ہے
یاں صدرِ اوّل کی طرح کا اک نظام ہے
اس شہر میں مسیحِ محمد کا نام ہے
یاں رحمتِ خدا برستی ہر آن ہے
یہ مومنوں کا شہر ہے دارالامان ہے

یاں خانۂ مسیح کا نظارہ عجیب ہے
دیکھو میرے مسیح کا منارہ عجیب ہے
بیت الدعا کا نقشہ بھی پیارا عجیب ہے
دیکھو بہشتی مقبرہ سارا عجیب ہے
زندہ خدا کا بالیقیں زندہ نشان ہے
یہ مومنوں کا شہر ہے دارالامان ہے

ہیں مہدیٔ موعود کے زندہ نشاں یہاں
اسلام پھر سے پاتا ہے سارا جہاں یہاں
شیدا و جاں نثاروں کی ہے داستاں یہاں
ہے آنکھ والو دیکھو مسیحِ زماں یہاں
ہر ایک احمدی کی فدا جس پہ جان ہے
یہ مومنوں کا شہر ہے دارالامان ہے

مسیح موعودؑ نے اسے مرکز بنا دیا
مصلح موعودؓ نے بھی سنوار اسے سجا دیا
اسلام کو زمین کے کنارے پہنچا دیا
فضلِ عمرؓ نے جینا بھی ہم کو سکھا دیا
کیا خوب یہ خلیفۂ ثانیؓ کی شان ہے
یہ مومنوں کا شہر ہے دارالامان ہے

اس شہر میں حضورؑ کی ہستی ہے سرفراز
رحمت خدا کی برستی ہے سرفراز
بستی بھی کیا عجیب یہ بستی ہے سرفراز
لیکن میری نگاہ ترستی ہے سرفراز

قلبِ حزیں میں دید کا جذبہ جوان ہے
یہ مومنوں کا شہر ہے دارالامان ہے

سرفراز بنگلوری

کیلیفورنیا کے ایک پادری کا عیسائیوں کو مشورہ

(بقیہ صفحہ اول)

تعالیٰ کی ہستی کے منکر ہیں اور عملی طور پر وہ بالکل دہریہ ہیں۔ چنانچہ ان کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"ڈیمڑن چرچ کے مؤرخ مارٹن مارٹی کا نظریہ یہ ہے کہ اتوار کے دن تثلیث کدے کی کرسیاں ایسے اشخاص سے پُر ہوتی ہیں جو عملی طور پر دہریہ ہیں۔ وہ درحقیقت خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین نہیں رکھتے اور باقی تمام ہفتہ ایسے ہی گزارتے ہیں گویا کہ خدا کا کوئی وجود نہیں ہے...

... ہزاروں ایسے افراد ہیں کہ جنہوں نے چرچوں کے ساتھ اپنی عقیدت کو بالکل ترک کر دیا ہے اور وہ ایک ایسی "گمنام عیسائیت" کو اختیار کئے ہوئے ہیں جو انسانی حقوق اور امن کو رد کے لئے وقف ہے۔ سٹینڈ فورڈ کے فلاسفر مائیکل نوڈک رومن کیتھولک سے تعلق رکھنے والی نئی پود (جن کے لئے چرچ کے عقائد اب کوئی کشش نہیں رکھتے) کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں "میں نہ تو خدا کو سمجھتا ہوں اور نہ ہی ان ذرائع کو سمجھتا ہوں جن کے ذریعہ وہ کام کر رہا ہے۔ اگر کبھی میں اپنے دل میں دعا کے لئے جوش پاتا ہوں تو یہ کسی ایسے خدا کے سامنے نہیں ہے جسے میں دیکھ سکوں یا محسوس کر سکتا ہوں بلکہ یہ ایک ایسے خدا کے سامنے ہے جو قطب کے یخ بستہ اور تاریک برات میں ہے جب کہ ایک منکر خدا پہنچ سکتا ہے حتیٰ کہ بڑے بڑے پادری خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق کوئی یقینی رائے نہیں رکھتے چنانچہ نیشنل کیتھیڈرل واشنگٹن کے ڈین مسٹر فرانسس بی سائر جو کوئی معمولی انسان نہیں ہیں وہ کہتے ہیں "کہ میں خدا کے متعلق کوئی حتمی اور یقینی رائے نہیں رکھتا۔ اور یہی حال باقی تمام امریکہ کی ہے"۔

(ٹائمز ۸ر اپریل)۔

مغربی دنیا میں خدا کی ہستی اور مذہب کے خلاف اس تحریک کا قابلِ توجہ پہلو یہ ہے کہ درحقیقت یہ تمام ردِّ عمل غلط عیسائی معتقدات کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اس لئے تحریک بھی بڑی شدت پکڑ رہی ہے کہ الوہیتِ مسیح اور تثلیث کے عقائد کو بالکل ترک کر دینا چاہیئے جو انسانی اذہان کے لئے قابلِ قبول ہو۔ چنانچہ کیلیفورنیا کے پادری جیمس پائیک کے خیالات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"پائیک کا خیال ہے کہ چرچ کو کم مگر نسبتاً بہتر عقائد اختیار کرنا چاہئیں اور عقیدہ تثلیث کو بالکل چھوڑ دینا چاہیئے کیونکہ اس ذریعہ سے ایک خدا کی بجائے حقیقتاً تین خداؤں کی ہی تبلیغ کی جاتی ہے اس کے خیال میں عیسائیت کو اقانیم ثلاثہ کی طرف تین علیحدہ علیحدہ امور منسوب کرنا یعنی تخلیق باپ کے ذریعہ کفارہ بیٹے کے ذریعہ اور نفوذ روحانیت روح القدس کے ذریعہ یکسر ختم کر دینا چاہیئے بلکہ صرف یہ کہنا چاہیئے کہ یہ تمام صرف خدا کے کام ہیں"۔

مزید برآں مضمون میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ عیسائیت کا یہ عقیدہ کہ خدا تعالیٰ زمین پر ایک یہودی النسل بڑھئی جس کا نام یسوع تھا ظہور پذیر ہوا اور پھر یروشلم میں مر گیا" بالکل خلافِ عقل ہے۔ اور اس پر جو اعتراضات وارد ہوتے ہیں ان کا کسی صورت میں بھی جواب نہیں دیا جا سکتا اور درحقیقت یہ عقائد یونانی فلسفہ کے زیر اثر پیدا ہوئے اور مرورِ زمانہ کے ساتھ عیسائیت میں راسخ پذیر ہو گئے۔ مگر اب یہ روایتی عقائد ختم ہو رہے ہیں اور عیسائیت کا پیش کردہ خدا کا تصور مٹ رہا ہے۔

امریکی رسالہ "ٹائم" کا تمام مضمون پڑھ کر یہ امر واضح ہوتا ہے کہ اس وقت عیسائی ممالک میں موجودہ عیسائی عقائد کے خلاف ایک زبردست انقلابی بلکہ باغیانہ تحریک عروج پر ہے اور ہر طرف لا الٰہ کی صدا بلند ہوتی سنائی دے رہی ہے گویا صدیوں سے عیسائیت کا پیدا کردہ مسیح کی الوہیت کا بت "نقش اول" مٹ رہا ہے اور یقیناً اس کے بعد نقش ثانی اسلام کے پیش کردہ واحد اور زندہ خدا تعالیٰ کا ہوگا۔ یہی وہ امر ہے جس کی نشاندہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس وقت فرمائی تھی جبکہ بظاہر عیسائیت اپنے عروج پر تھی۔ حضورؑ فرماتے ہیں:-

"میری بڑی دعا اور آرزو یہی ہے کہ میں اس باطل کا استیصال دیکھ لوں۔ خدا تعالیٰ کی مسند پر ایک عاجز انسان کو بٹھایا جاتا ہے اور حق ظاہر ہو جاوے۔ ......اس وقت جو میں اس اضطراب اور کرب و قلق کو دل میں پاتا ہوں۔ مجھے کامل یقین ہوتا ہے کہ مصنوعی خدا کے خاتمہ کا وقت آ گیا ہے..... اس وقت ان باتوں پر ایمان لانا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے اور کوئی نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کیونکر پیدا ہو سکتا ہے مگر ایک وقت آتا ہے کہ لوگ ان باتوں کو دیکھ لیں گے.....

اس وقت دنیا بہت تاریکی میں پھنسی ہوئی ہے اور اس مردہ پرستی نے ہلاک کر ڈالا ہے لیکن اب خدا نے ارادہ کر لیا ہے کہ وہ دنیا کو اس ہلاکت سے نجات دے اور اس تاریکی سے اس کو روشنی میں لاوے یہ کام بہتوں کی نظروں میں عجیب ہے مگر جو یقین رکھتے ہیں کہ خدا قادر ہے وہ اس پر ایمان لائیں گے۔ خدا جس نے ایک کُن کہنے سے سب کچھ کر دیا ہے کیا وہ قادر نہیں کہ اپنے عزیم ارادہ کے موافق ایسے اسباب پیدا کرے جو لا الٰہ الا اللہ کو دنیا تسلیم کرے"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۴۹-۵۰)

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی توحیدِ حقیقی کے قیام کیلئے شب و روز دعاؤں اور خدا تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری کا ہی اثر ہے کہ عیسائی اعتقادات سے بیزاری کا اظہار زور پکڑ رہا ہے اور مغرب میں ایک ایسے انقلاب کے آثار ہیں جس نے قصرِ عیسائیت کی بنیادیں ہلا کر رکھ دی ہیں اور اس عمارت کے گرنے کے بعد ہی حقیقی توحید۔ ۲۲۔ اور اسلام کیلئے ازسرِنو بنیادیں استوار ہوں گی۔ چنانچہ حضورؑ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

جلسہ یومِ خلافت لجنہ اماء اللہ بنگلور

لجنہ اماء اللہ بنگلور کی طرف سے جلسہ یوم خلافت مورخہ ۲۹ر مئی ۱۹۶۶ء بروز اتوار منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرمہ مومنہ بیگم صاحبہ نے کی۔ بعدہٗ عزیزہ رضوانہ نے نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد عزیزہ نعیمہ شمیم صاحبہ نے سلسلہ خلافت پر مضمون تیار کر کے پڑھا۔ اس کے بعد ایک مضمون مکرمہ میمونہ بیگم صاحبہ نے "خلافت کا نظام اسلام میں" سنایا۔ اس کے بعد عزیزہ نصیرہ بیگم نے ایک نظم ترنم سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد عزیزہ رضیہ بیگم صاحبہ اور عزیزہ زرینہ بیگم صاحبہ اور عزیزہ رضوانہ اور عزیزہ حمیدہ بیگم صاحبہ عزیزہ جمیلہ بیگم صاحبہ نے خلافت پر مضامین تیار کر کے پڑھ کر سنائے۔ بعد ناصرات کی دو بچیوں نے کلام محمود سے ایک نظم پڑھ کر سنائی خاکسارہ نے مہدی کے زمانہ پر مضمون تیار کر کے پڑھا۔ اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ بنگلور نے دعا کی اور حاضرات کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ دعا کے ساتھ برخاست ہوا۔ الحمد للہ۔

اللہ تعالیٰ ہم کو خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔

والسلام خاکسارہ اختر بیگم
سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بنگلور

جناب مولانا مودودی صاحب کا اضطراب ۔ اور اس کا حل!!

(از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مالاباری مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدرآباد)

یہ ایک حقیقت ہے کہ آج دُنیا کے مسلمان ایک انتشاری اور افتراقی حالت سے دوچار ہیں۔ وہ دینی طور پر انشقاق اور فرقہ بندی کے شکار ہیں تو دنیوی طور پر بے وقار و بے وقعت ہیں۔ وہ مسلمان جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ

وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین

کہ دنیا میں تمہارا سر ہمیشہ اونچا رہے گا بشرطیکہ تم مومن ہو آج اس کا سر نگوں ہے۔ اور وہ مسلمان جس کے متعلق کفار یہ خواہش کیا کرتے تھے کہ

ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین

کہ کاش ہم مسلمان ہوتے! آج وہی مسلمان مایوسی اور قنوطیت کا شکار ہے! دنیا میں کہیں بھی کوئی ایسی تنظیم اور مرکزیت نہیں جس کی طرف دنیائے اسلام کی نگاہ ہو۔ اور نہ ہی ان کے پاس کوئی واجب الاطاعت امام یا لیڈر ہے جس کے ایک اشارے پر تمام مسلمان حرکت میں آجائیں۔

چنانچہ جماعت اسلامی کے بانی اور امیر مولانا ابوالاعلیٰ صاحب مودودی اس بے قراری اور اضطرابی کیفیت کا اظہار اپنے ایک مضمون میں جو روزنامہ جنگ کراچی کی مورخہ ۲ر اپریل ۱۹۶۶ء کی اشاعت میں شائع ہوا ہے یوں اظہار فرماتے ہیں کہ:-

"حج کے پورے فائدے حاصل کرنے کے لئے ضروری تھا کہ مرکز اسلام میں کوئی ایسا ہاتھ ہوتا جو اس عالمگیر طاقت سے کام لیتا کوئی ایسا دل ہوتا جو ہر سال تمام دنیا کے جسم میں صالح خون دوڑاتا۔ کوئی ایسا دماغ ہوتا جو ان ہزاروں لاکھوں خداداد قاصدوں کے ذریعہ سے دُنیا بھر میں اسلام کے پیغام کو پھیلانے کی کوشش کرتا اور کچھ نہیں تو اتنا ہی ہوتا کہ وہاں خالص اسلامی زندگی کا مکمل نمونہ موجود ہوتا اور ہر سال دُنیا کے مسلمان وہاں سے صحیح دینداری کا تازہ سبق لے کر پلٹتے! مگر وائے افسوس! وہاں کچھ بھی نہیں! مدت ہائے دراز سے عرب میں جہالت پرورش پا رہی ہے۔ نالائق حکمران اپنے دین کے مرکز میں رہنے والوں کو ترقی دینے کی بجائے صدیوں سے پیہم گرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے اہل عرب کو علم، اخلاق، تمدن ہر چیز کے اعتبار سے پستی کے انتہا تک پہنچا کر چھوڑا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ سرزمین جہاں سے کبھی اسلام کا نور تمام عالم میں پھیلا تھا آج اسی جاہلیت کے قریب پہنچ گئی ہے جس میں اسلام سے پہلے مبتلا تھی۔ اب نہ وہاں اسلام کا علم ہے نہ اسلامی اخلاق ہیں۔ نہ اسلامی زندگی ہے۔ لوگ دور دور سے بڑی گہری عقیدتیں لئے ہوئے حرم پاک کا سفر کرتے ہیں مگر اس علاقہ میں پہنچ کر جب ہر طرف ان کو جہالت۔ گندگی، طمع۔ بے حیائی۔ دُنیا پرستی۔ بداخلاقی۔ بدانتظامی اور عام باشندوں کی ہر طرح گری ہوئی حالت نظر آتی ہے تو ان کی توقعات کا طلسم پاش پاش ہو کر رہ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ بہت سے لوگ حج کر کے اپنا ایمان بڑھانے کی بجائے اُلٹا کھو آتے ہیں۔ وہی پرانی مہنت گری جو حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کے بعد جاہلیت کے زمانہ میں کعبہ پر مسلط ہو گئی تھی اور جسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ختم کیا تھا اب پھر تازہ ہو گئی ہے۔ حرم کعبہ کے منتظم پھر اسی طرح مہنت بن کر بیٹھ گئے ہیں ...... خدا کا گھر اُن کے لئے جائیداد بن گیا ہے۔ اور اس گھر سے عقیدت رکھنے والوں کو وہ اسامی سمجھتے ہیں ...... یہ پنڈاری اور ہر دوار کے پنڈتوں کی سی حالت اس دین کے نام نہاد خدمت گذاروں اور مرکزی عبادت گاہ کے مجاوروں نے اختیار کر رکھی ہے جس نے مہنت گری کے کاروبار کی جڑ کاٹ دی تھی۔"

(روزنامہ جنگ ۲ر اپریل ۱۹۶۶ء صفحہ ۱۱ زیر عنوان "حج کا عالمگیر اجتماع")

متذکرہ بالا سطور میں مولانا مودودی صاحب نے مرکز اسلام مکہ معظمہ کی افسوسناک کیفیت اور وہاں کے حکمرانوں اور باشندوں کی بے دینی کا نقشہ کھینچتے ہوئے اپنی بے چینی اور بے قراری کا اظہار فرمایا ہے۔

یہ اضطراب اور اضطراری کیفیت صرف مودودی صاحب تک محدود نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کا درد رکھنے والا ہر ایک شخص بجا رونا رو رہا ہے کہ آج مسلمانوں میں کوئی تنظیم نہیں کوئی عالمگیر اور پائیدار اجتماعیت نہیں اور نہ ہی کوئی ایسی مرکزیت موجود ہے جس کی طرف تمام مسلمانانِ عالم کا رجحان ہو!

اس بے مرکزی کے ازالہ کے لئے اور مسلمانوں کو ایک سلک میں منسلک کرنے کے لئے مختلف قسم کی انجمنیں سوسائیٹیاں اور جماعتیں بنائی جاتی ہیں لیکن بجائے اس کے کہ تمام مسلمانانِ عالم اس قسم کی انجمنوں سے اپنے آپ کو وابستہ کرتے بلکہ اور اور مسائل اور پیچیدگیاں اور ان کے نتیجہ میں افتراق و انتشار پیدا ہوتے رہے ہیں۔

اس کے بالمقابل اسلام اس بے قراری اور بے چینی کو دور کرنے کے لئے بہترین علاج یوں تجویز فرماتا ہے کہ

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا ...... ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون

(آل عمران ع ۱۱)

خدا تعالےٰ مؤمنوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اگر تم اپنے اندر افتراق و انشقاق کی کیفیت پاتے ہو تو تمہیں چاہئے کہ خدا تعالےٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور آپس میں متفرق نہ ہو جاؤ۔ یعنی خدا تعالےٰ کی طرف سے قائم شدہ تنظیم کے ساتھ اپنے آپ کو منسلک اور وابستہ رکھو جس کے نتیجہ میں تم منتشر نہیں رہ جاؤ گے۔ اور خدا تعالےٰ کی اس نعمت کو ہمیشہ یاد رکھا کرو کہ تم پر اس نے انعام کیا ہے کہ پہلے تم ایک دوسرے کے جانی دشمن اور خون کے پیاسے ہوا کرتے تھے اور تمہاری ساری زندگی کفر بازی اور کفر نتووں پر ہی گذر رہی تھی۔ لیکن اس نظام الٰہی سے منسلک ہو جانے کے نتیجہ میں تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے حتیٰ کہ ایک دوسرے کے لئے اپنی جان کی بازی لگانے کے لئے بھی آمادہ ہو گئے ہو آگے چل کر خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم اپنی زندگی میں کامیاب و کامران بننا چاہتے ہو اور یہ چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح و بہبودی حاصل ہو جائے تو چاہیئے کہ تمہارے اندر مبلغین کا ایک گروہ بھی پیدا ہو جس کا کام لوگوں کو خیر کی دعوت دینا اور نیک باتوں کی تلقین کرنا اور بری باتوں سے روکنا ہے۔"

اس آیۂ کریمہ میں خدا تعالےٰ نے تمام مسلمانوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ سب کے سب مل کر اور مجتمع ہو کر حبل اللہ کو یعنی خدا تعالےٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں جس کے نتیجہ میں تمام افتراقی و انتشاری حالت کافور ہو جائیگی ورنہ یہ کسی انجمن یا سوسائیٹی کی بس کی بات نہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ حبل اللہ سے کیا مراد ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تشریح فرمائی ہے۔ چنانچہ آپؐ فرماتے ہیں کہ:-

اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر فانھما حبل اللہ الممدود ومن تمسک بھما فقد تمسک بالعروۃ الوثقیٰ لا انفصام لھا

(ازالۃ الخفاء صفحہ ۶۴)

یعنی میرے بعد تم ابوبکرؓ اور عمرؓ کی اقتداء کرنا کیونکہ یہ دونوں حبل اللہ ہیں۔ جو ان دونوں کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ رکھے گا اس نے گویا کہ ایک مضبوط کڑے کو پکڑ لیا ہے۔

اس ارشادِ نبویؐ سے ظاہر ہے کہ حبل اللہ سے مراد خلافت علیٰ منہاج نبوت ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اُمتِ محمدیہ میں جب سے خلافت علیٰ منہاج نبوت کا سلسلہ ختم ہوا۔ اس کے اندر انتشاری کیفیت طاری ہو گئی اور کوئی نظام و تنظیم باقی نہیں رہی لیکن خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ روحانی نظام از سرِ نو قائم فرمایا ہے۔ اور یہ مقدس سلسلہ خلافت علیٰ منہاج نبوت صرف جماعت احمدیہ میں قائم و دائم ہے جس کے نتیجہ میں وہ انشقاق و انتشاری کیفیت سے محفوظ ہے۔

مولانا مودودی صاحب نے جس قسم کی بے قراری اور اضطراب کا اظہار فرمایا ہے۔ اگر وہ تعصب و تنفر کی پٹی کو اپنی آنکھوں پر سے ہٹا لیتے تو اُنہیں نظر آجاتا کہ اُن کی ناک کے نیچے ہی ایک عظیم الشان اور منظم و مستحکم جماعت پروان چڑھ رہی ہے اور دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتے ہوئے تمام دنیا پر چھا رہی ہے۔

گویا کہ مسلمانوں کی اس انتشاری کیفیت اور مایوسی کی حالت کو دور کرنے اور ان میں ایک مضبوط نظام حیات قائم کرنے اور جیسا کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ ہر قسم کے خوف کی حالت کو امن میں تبدیل کرنے کے لئے ہر مسلمان کو

اس حبل اللہ یعنی خلافت علیٰ منہاج نبوت پر وابستہ رہنا نہایت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ اس مایوسی اور کس مپرسی کی حالت سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے کوئی سیاسی پلیٹ فارم اور نہ ہی کوئی انجمن یا مجلس کام آسکتی ہے۔

اس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے اہل سنت والجماعت لاہور کی طرف سے شائع ہونے والا رسالہ جدوجہد اپنی ایک اشاعت میں لکھتا ہے۔

”یہ سب سے بڑا ظلم جو مسلمانوں نے اپنی خود غرضی کی بناء پر کیا وہ یہ تھا کہ خلافت علیٰ منہاج النبوت کا سلسلہ ختم کرکے دم لیا اور امت مسلمہ کو بھیڑوں کے ریوڑ کی طرح جنگل میں ہانک دیا کہ جس کا جی چاہے پکڑ کر ذبح کرے ... صرف خلافت ہی ایک ایسا منصب تھا جو مسلمانوں کو منتشر ہونے کی بجائے ایک مرکز پر جمع رکھتا اور ایک نصب العین مقرر کرکے ان کی تنظیمی قوت کو محفوظ رکھتا ہے۔

آجکل صرف احمدیہ جماعت ہی ایسا فرقہ ہے جو خلافت علیٰ منہاج نبوت کے اصول پر چل رہا ہے اور باقی لوگ وہ ہیں جن کے ٹکڑوں پر ملاں لوگ پل رہے ہیں۔“

(جدوجہد لاہور۔ دسمبر ۱۹۶۰ء)

اس حقیقت کی روشنی میں جناب مولانا مودودی صاحب اور ان کے ہمنواؤں سے ہماری درخواست ہے کہ اُن کی اضطرابی کیفیت اور بے چینی و بیقراری اسی صورت میں دور ہو سکتی ہے جبکہ وہ اپنے آپ کو اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم شدہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کے ساتھ وابستہ ہو رہیں اور جماعت احمدیہ کی آغوش میں آجائیں۔ وما علینا الا البلاغ

ایک سنہری موقعہ

جو دوست اخبار بدر اپنے نام یا کسی دوست کے نام جاری کرانے کے لئے پورا چندہ سات روپے سالانہ ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کچھ پرچے رعایتی قیمت پر جاری کرنے مقصود ہیں جو ضرورت مند دوست نصف قیمت یعنی تین روپے پچاس پیسے بذریعہ ارسال فرمائیں گے ان کی رقم موصول ہونے پر ان کے نام ایک سال کیلئے اخبار بدر جاری کر دیا جائیگا۔ دوست اس سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھا کر اپنے نام اخبار جاری کرائیں۔ (مینیجر بدر)

جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد کے مطابق مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۶۶ء بروز اتوار صبح ۱۰ بجے احمدیہ جوبلی ہال میں ایک شاندار اور پُر وقار جلسہ زیر صدارت مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدرآباد منعقد ہوا۔

خاکسار کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم مسیح الدین صاحب کی نظم خوانی کے بعد سب سے پہلے خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی بعدہٗ تقاریر کا سلسلہ جاری ہوا۔

سب سے پہلے محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی نے خلافت علیٰ منہاج نبوت پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک عالمانہ تقریر فرمائی۔ آپ نے خلافت کی تین اقسام بتائیں۔ اس کے بعد خلافت علیٰ منہاج نبوت پر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث پڑھتے ہوئے نہایت دلنشین پیرائے میں اس کی تشریح کی۔ اور بتایا کہ آج دنیا میں خلافت علیٰ منہاج نبوت بصورت جماعت احمدیہ میں ہی قائم و دائم ہے۔ محترم حافظ صاحب نے اپنی تقریر میں قرآن کریم کی روشنی میں خلافت کے فضائل و برکات پر عمدہ طریق پہ روشنی ڈالی۔

دوسری تقریر مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ اے۔ سی۔ ایل۔ ایل۔ بی نے ضرورت خلافت کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے آیت استخلاف کی تلاوت اور اس کا ترجمہ سناتے ہوئے بتایا کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ جو آمنوا منکم وعملوا الصٰلحٰت ہیں ان میں خدا تعالیٰ نے خلافت کا قیام فرمایا۔ آپ نے مزید تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ آج دنیا میں کروڑوں کی تعداد میں ایمان کے دعویدار مل جاتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے فعل کے ذریعہ یہ ثابت فرمایا کہ صحیح معنوں میں مومن کون ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما المؤمنون الذین اٰمنوا باللّٰہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللّٰہ اولٰئک ھم الصٰدقون۔ اس آیت قرآن کی روشنی میں صحیح معنوں میں مومن وہی ہیں جو خدا اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس میں کسی قسم کا تردد نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان اور مال و متاع سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہمہ تن معروف رہتے ہیں۔ اور آج دنیا میں صرف جماعت احمدیہ میں ہی خلافت قائم ہے کیونکہ اسی جماعت کے اندر مالی و جانی قربانی کا جذبہ بے نظیر شکل میں پایا جاتا ہے۔ موصوف نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کی غرض و غایت اور آپ کے بعد قیام شدہ خلافت کے کارہائے نمایاں وغیرہ امور کی تفصیل سے وضاحت فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ یہ ایسے کارہائے نمایاں ہیں کہ جسے کوئی انجمن یا سوسائٹی سرانجام نہیں دے سکتی بلکہ یہ اسی شخص کا کام ہے جس کو خدا تعالیٰ خود منتخب فرماتا ہے۔

اس تقریر کے بعد مکرم محمد عبد القیوم صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی ایک نظم سنائی۔ اس سلسلہ کی آخری تقریر مکرم مولوی حکیم عبد الصمد صاحب فاضل کی تھی۔ موصوف نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تک تمام شدہ مختلف خلافتوں کا نہایت دلنشین اور عالمانہ انداز میں تذکرہ فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت نمائی کے اظہار کے لئے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی اور وسخر لھم ما فی الارض جمیعًا کہہ کر پورے عالم کائنات کو آپ کے لئے مسخر کر دیا۔ اور آپ کی بعثت خدا تعالیٰ نے انی جاعل فی الارض خلیفۃ فرما کر بطور اپنے ایک خلیفہ کے فرمائی۔ تاریخ مذہب اس بات کی رہنمائی کرتی ہے کہ خدا تعالیٰ جب کبھی اپنی خلافت کا اجراء فرماتا ہے۔ تو اس کے ساتھ ہی اس کے مقابلہ پر ایک گروہ کھڑا ہو جاتا ہے جس کا یہ دعویٰ ہوا کرتا ہے کہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین۔ اس کے بعد فاضل مقرر نے حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد اور آپ کے بعد قائم شدہ خلافت کی تشریح فرمائی۔

اور اسی ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تعلق سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کی وضاحت فرمائی اور یہ ثابت فرمایا کہ یہ تمام پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر صادق آتی ہیں۔ دوران تقریر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور رسالہ الوصیت میں مذکورہ قدرت ثانیہ کے قیام کی نہایت بہترین رنگ میں تفصیل بتائی اور خلافت اولیٰ کے اختتام اور خلافت ثانیہ کی ابتداء کے بعض اہم چیدہ چیدہ واقعات کا تذکرہ فرمایا۔ آپ کی یہ عالمانہ تقریر دربار خلافت سے نکلنے والے تمام احکامات کی پیروی کرنے اور ان پر لبیک کہنے کی تلقین پر ختم ہوئی۔

اس کے بعد صدارتی تقریر ہوئی جس میں مولوی صاحب نے قرآن و حدیث کی رو سے ثابت کیا کہ خلافت حبل اللہ ہے جس کے اعتصام کے نتیجہ میں مضبوط نظام عمل اور تنظیم قائم رہتی اور ہر قسم کی انتشاری حالت دور ہو جاتی ہے۔

موصوف نے موجودہ مسلمانوں کی انتشاری اور بے راہ روی کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے موقف کی وضاحت کی۔

آخر میں آپ نے آیت استخلاف کے آخری حصہ یعنی ومن کفر بعد ذٰلک فاولٰئک ھم الفاسقون ... الخ کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں خلافت جیسی نعمت عظمیٰ سے نوازا ہے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ اس کی قدر کریں اور خدا تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنیں ورنہ اگر ہم سے خلافت کی بے قدری اور خدا تعالیٰ کی ناشکری سرزد ہوگی۔ تو ہم معاذ اللہ فاسقوں میں شمار ہو جائیں گے۔ اور خدا تعالیٰ نے فاسقوں کی تعریف یوں فرمائی ہے۔ الذین ینقضون عھد اللّٰہ من بعد میثاقہ ویقطعون ما امر اللّٰہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض اولٰئک ھم الخٰسرون۔ یعنی وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ باندھے ہوئے عہد کی خلاف ورزی کرنے والے اور نظام اور تنظیم میں رخنہ پیدا کرنے والے اور فساد برپا کرنے والے ہوتے ہیں اور اس کا انجام خدا تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ وہ خسارہ پانے والے ہوتے ہیں۔ صاحب صدر کی نصائح پر مشتمل تقریر کے بعد یہ بابرکت جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ۱۲ بجے اختتام پذیر ہوا۔

اس جلسہ کی اطلاع تمام مقامی اخباروں میں دی گئی تھی۔

خاکسار:-
محمد صادق احمدی
سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ
حیدرآباد۔

تحریک فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ

(۳ملیں)

حصہ لینے والے دوستوں کی چوتھی فہرست

پیشتر ازیں حضرت فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ کے وعدوں کی تین فہرستیں اخبار بدر میں شائع کروائی جاچکی ہیں۔ اس کے بعد نظارت ہذا میں اس بابرکت تحریک میں جن احباب کی طرف سے وعدوں کی اطلاع موصول ہوئی ہے کی فہرست ذیل میں شائع کی جارہی ہے جملہ دوستوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب کی قربانی کو قبول فرمائے اور اس کا بہترین اجر بخشے۔ آمین۔

قبل ازیں اس تحریک میں وعدوں اور وصولی کی اسم وار فہرستیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لاہور میں ملاحظہ و دعا پیش کی جاچکی ہیں۔ اور آئندہ فہرست ۵ / جولائی کو پیش کی جارہی ہے لہذا جن دوستوں کی طرف سے تاحال اس تحریک میں وعدے نہیں بھجوائے گئے انہیں چاہیئے کہ وہ جلد از جلد اپنے وعدے نظارت ہذا میں ارسال فرمادیں تاکہ ان کے نام دعائیہ فہرست میں شامل کئے جاسکیں۔

ناظر بیت المال قادیان

نام	رقم
مکرم عبدالرحمن صاحب پارکوٹ	۵/-
" محمد صادق صاحب "	۱۰/-
" محمد حسین صاحب "	۵/-
" بدرالدین صاحب "	۵/-
" محمد شریف صاحب "	۱۰/-
" عبدالحکیم صاحب "	۲۲/-
" نورالدین صاحب "	۵/-
" دوست محمد صاحب "	۱۰/-
" عبدالعزیز صاحب "	۵/-
" احمد دین صاحب "	۵/-
" محمد حسین صاحب "	۵/-
" عزیز الدین صاحب "	۵/-
" محمد یعقوب صاحب "	۵/-
" غلام احمد صاحب "	۵/-
" بشارت احمد صاحب "	۵/-
" باعقل صاحب "	۵/-
" نیک محمد صاحب "	۵/-
" بشیر احمد صاحب "	۵/-
" غلام احمد صاحب نیو کیٹیل	۱۰۰/-
" سید بشیر احمد صاحب "	۱۲۵/-
" عبدالعزیز صاحب "	۱۸/-
" وثیق احمد صاحب "	۲/-
" مقصود احمد صاحب "	۱۶/-
" قادر صاحب "	۱۵/-
" جلال الدین صاحب "	۱۵/-
" محمد لطیف صاحب کانپور	۱۰۰/-
" محمد احمد صاحب سونگیرہ "	۳۰/-
" محمد شفیع صاحب "	۲/-
" حاجی محمد ابراہیم صاحب "	۵/-
" محمد حبیب صاحب "	۲۰/-
" محمد سعید صاحب "	۱۵/-
" ظفر عالم خان صاحب "	۲/-
" صاحب داد خان صاحب "	۲/-
" اکبر بخشی صاحب "	۲/-
" محمد سعید صاحب "	۲/-

نام	رقم
مکرم عبدالستار صاحب کانپور	۵/-
" حبیب اللہ خان صاحب "	۱۲/-
" عبدالہادی صاحب حیدرآباد	۳۰/-
" غلام حیدر خان صاحب "	۳۰۲/-
" سید حسین صاحب کاچیگوڑہ "	۳۰۰
" جہانگیر احمد صاحب "	۳۰۰/-
" عمر صاحب "	۳۰۰/-
" سیٹھ محمود احمد صاحب "	۳۰۰/-
" مشتاق احمد صاحب "	۱۰۱/-
مکرمہ زیب النساء صاحبہ والدہ مشتاق احمد صاحب "	۱۰۱/-
" امۃ الباری صاحبہ ہمشیرہ مشتاق احمد صاحب "	۵/-
سیدہ امۃ المجید صاحبہ "	۵/-
سیدہ امۃ الحمید صاحبہ "	۵/-
مکرم حبیب احمد صاحب برادر "	۵/-
" احمد عبدالرشید صاحب "	۴۰/-
" منور احمد صاحب غوری "	۴۵/-
" سید مجتبیٰ حسین صاحب "	۱۵/-
" شبیر علی صاحب "	۲۵/-
" عبدالوحید صاحب انصاری "	۲۰/-
" ڈاکٹر جعفر علی صاحب "	۵۰/-
" سید عقیل صاحب "	۵/-
" ابراہیم خان صاحب "	۱۲/-
" مظفرالدین صاحب "	۱۵/-
" منظور احمد صاحب "	۱۵۰/-
" منیر احمد صاحب "	۱۰/-
" سراج احمد صاحب "	۲۵/-
" منصور احمد صاحب " اضافہ	۷۵/-
" سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب "	۱۰۰/-
" مولوی سراج الحق صاحب " انسپکٹر بیت المال معہ اہل و عیال	۱۰۱/-
" ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب دہلی	۵۰۰/-
" مولوی بشیر احمد صاحب فاضل "	۵۰/-
" غلام احمد صاحب ڈار بارہ گام	۳۰/-

خدا تعالیٰ کے بندے کون ہیں

تحریک وقف جدید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کی تحریکات میں سے ایک بابرکت تحریک ہے اس لحاظ سے بھی یہ نہایت مبارک تحریک ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق فرمایا ہے کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی خواہش کے احترام میں ہر مخلص وقف جدید کی تحریک میں حصہ لے رہا ہو اپنا چندہ حتی الوسع دوگنی کردے اور جو دوست اس تحریک میں اب تک شریک نہیں ہیں وہ اس سال اس تحریک میں شمولیت کی سعادت ضرور حاصل کریں۔

جماعتوں کے عہدہ داروں کو چاہیئے کہ وہ اس طرف زیادہ سے زیادہ توجہ کریں تاکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی یہ تحریک بھی جماعت کے لئے اسی طرح بابرکت ثابت ہو جس طرح حضور کی دوسری تحریکیں نہایت کامیاب اور بابرکت ثابت ہوتی رہی ہیں۔ اس کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

"جو فیصلہ آسمان پر ہوچکا ہے زمین پر نافذ ہوکر رہے گا دنیا کی کوئی طاقت اُسے روک نہیں سکتی!!! لیکن اس راہ میں انتہائی پیش کرنا ہی ہمارا فرض ہے"۔ قربانی

مالی قربانیوں کے بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:-

"وہی لوگ ہیں ..... جو اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کردیں ..... ایک نیستی اور تذلل کا لباس پہن کر آستانہ الوہیت پر گرے اور اپنی جان مال آبرو غرضیکہ جو کچھ اس کے پاس ہے خدا ہی کے لئے وقف کردے دنیا اور اس کی ساری چیزیں دین کی خادم بنادے"۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احباب جماعت کو مالی قربانی کے میدان میں ہمیشہ اپنا قدم آگے بڑھانے کی سعادت بخشے۔ (انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان)

نام	رقم
مکرم محمد شعبان صاحب ڈار بارہ گام	۲۰/-
" بشیر احمد صاحب ڈار "	۱۵/-
" اسد اللہ صاحب ڈار "	۱۰/-
" ثناء اللہ صاحب بٹ "	۵/-
" عمر ڈار محمد حاصل صاحب "	۵/-
" محمد ایوب صاحب ڈار "	۵/-
" عبدالوہاب صاحب ڈار "	۱۵/-
" حاجی ولی محمد صاحب ڈار "	۵/-
" ثناء اللہ صاحب "	۶/-
" غلام احمد صاحب ڈار "	۱۰/-
" حاجی فضل احمد صاحب قادیان	۵/-
" عبدالرحیم صاحب سندھی "	۵۰/-
" ماسٹر نثار احمد صاحب "	۵۰/-
" عطاء اللہ خان صاحب "	۲۶/-
" ملک صلاح الدین صاحب مع اہل و عیال "	۱۰۰/-
" ممتاز احمد صاحب ہاشمی معہ اہل و عیال "	۵۰/-
" عطاء الرحمن صاحب عباسی معہ اہل و عیال "	۵۰/-
" قریشی سعید احمد صاحب معہ اہل و عیال "	۵۰/-
" حافظ سخاوت علی صاحب "	۱۰/-
عزیزہ عائشہ بی بی صاحبہ بنت مکرم طیب علی صاحب بنگالی قادیان	۱/-
" مستری عبدالغفور صاحب مع اہل و عیال "	۱۰۰/-
" یو مصطفیٰ صاحب "	۱۰۰/-

نام	رقم
مکرم مرزا محمد اسحاق صاحب قادیان	۳۶/-
" مولوی عبداللطیف صاحب معہ اہل و عیال "	۱۰/-
" منظور احمد صاحب چیمہ "	۱۵/-
واہلیہ و بچگان "	۱۵/-
منجانب حضرت مولوی برکات احمد صاحب راجیکی مرحوم قادیان	۱۰/-
" قریشی فضل حق صاحب "	۱۵/-
اہلیہ صاحبہ " "	۱۵
نصرت بیگم صاحبہ زوجہ "	۵۰/-
مبشرہ بیگم صاحبہ بنت " "	۵/-
زیب النساء بیگم صاحبہ " "	۵/-
قریشی انعام الحق ابن " "	۵/-
عزیزہ فردوس بیگم بنت " "	۵/-
" فرخندہ بیگم " "	۵/-
" حلیمہ بیگم " "	۵/-

(باقی)

خبریں!

نئی دہلی ۱۷ر جون ۔ آج راشٹرپتی نے غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کے متعلق آرڈی نینس ۱۹۶۲ء نافذ کر دیا ہے ۔ اس کی رو سے علیحدگی کے پرچار کو خلافِ قانون قرار دیا گیا ہے ۔ اس آرڈی نینس کی رو سے ایسے افراد اور انجمنوں کے خلاف کارروائی کی جا سکے گی جو غیر قانونی سرگرمیوں کی مرتکب ہوں ۔ کوئی بھی انجمن غیر قانونی قرار دی جا سکتی ہے ۔ بشرطیکہ یہ غیر قانونی سرگرمیوں میں معروف ہو یا اس طرح کی سرگرمیوں کی ہمت افزائی کرتی ہو ۔

اس آرڈی ننس کی رو سے ایک ایسے ٹریبونل کا قیام عمل میں آئے گا ۔ جو کسی جماعت کو غیر قانونی قرار دینے کی صورت میں یہ جانچے کہ کیا اس طرح کے اقدام کے لئے کافی وجہ جواز موجود ہے ۔ غیر قانونی سرگرمی سے مراد جیسا کہ آرڈی نینس میں مذکور ہے ایسی سرگرمی ہے جس کا مقصد بھارت سے کسی حصہ کو الگ کرنا ہو ۔ اس کے علاوہ ایسی سرگرمی بھی غیر قانونی کہلائے گی جو کسی دشمن کے کاز کا پروپیگنڈا کرے یا اس کاز کی حمایت کرے

نیویارک ۷ ار جون ۔ امریکی خلائی جہاز سرویر کی طرف سے بھیجی گئی تصویروں کا جائزہ لینے کے بعد امریکی سائنسدان اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ چاند کی سطح اتنی مضبوط ہے کہ انسان وہاں چل پھر سکتا ہے ۔ اب تک سرویر دس ہزار تصویریں بھیج چکا ہے ۔ اس امر کا امکان ہے کہ پندرہ دن بعد سرویر کی بیٹری سورج کی شعاعوں سے چارج ہو جائے گی اور وہ پھر تصویریں بھیجنے لگے گا ۔

ہبلی (میسور) ۱۷ ر جون ۔ مسٹر جی ۔ ڈی ۔ ہیل کیسری نے ہندوستان کے وزیر دفاع مسٹر وائی بی چوہان کو "ساوٹ ہند کا شیواجی" کا نام دیا ہے ۔ کیونکہ وہ بقول ان کے بھارت کی سرحدوں کو مدراس میں تنجور تک پھیلانے کا خواب دیکھ رہے ہیں

لندن ۱۷ ر جون ۔ کل یہاں ایک امریکی سرجن نے ایک ۲۷ سالہ خاتون کے دل کا اپریشن کیا اور اس کے تین والو لگا دئے ۔ اس اپریشن میں ساڑھے سات گھنٹے لگے ۔ اس عمل کو دو سو سے زیادہ ٹریننگ لینے والے ڈاکٹروں نے ٹیلی ویژن پر دیکھا ۔

نئی دہلی ۲۰ ر جون ۔ خبر رساں ایجنسی یو ۔ این ۔ آئی نے دہلی کے باوثوق حلقوں کے حوالہ سے اطلاع دی ہے کہ اس امر کے آثار موجود ہیں کہ پاکستان جموں و کشمیر میں نئی شرارت کرنے والا ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ تیس ہزار سے چالیس ہزار تک کی تعداد میں تربیت یافتہ فوجی جنگ بندی لائن کے ساتھ ساتھ تعینات ہیں ۔ ان کی بڑی تعداد اڑی پونچھ نوشہرہ کے علاقہ میں ہے حال ہی میں تین ہزار پاکستانیوں نے جنگ بندی لائن کو پار کر کے وادی کشمیر میں گھسنے کی کوشش کی تھی ۔ لیکن یا تو انہیں پیچھے دھکیل دیا گیا یا وہ بھارتی فوجوں کے دفاعی انتظامات کو مضبوط پا کر خود بخود واپس چلے گئے ۔ پاکستان میں تیار شدہ گولہ بارود اور ہتھیاروں کے پانچ خفیہ ذخیرے سری نگر سے ۵ امیل کے دائرہ کے اندر کے مقامات سے پکڑے گئے ہیں ۔ اس قسم کا ذخیرہ جنگ بندی لائن سے ۳۰ میل اندر بھارتی علاقہ میں تھا ۔ اور سبھی ذخائر گذشتہ چالیس پچاس دنوں کے اندر اندر قائم کئے گئے نظر آتے ہیں ۔ ان تمام واقعات نے جموں و کشمیر میں امن و امان کا سنگین مسئلہ پیدا کر دیا ہے لیکن معلوم ہؤا ہے کہ ابھی فوجی مداخلت کی نوبت نہیں آئی ۔ یہی صورت حال بھارتی کمانڈر انچیف جنرل پی کمار منگلم وزیر دفاع مسٹر چوہان اور اب ہوم منسٹر مسٹر نندہ کے دورہ جموں و کشمیر کا کارن بنی ہے ۔

نئی دہلی ۲۰ ر جون ۔ بھارتی کمیونسٹ پارٹی نے مانگ کی ہے کہ ناگاؤں کو بھارت یونین کے اندر خود مختار صوبہ بنایا جائے ۔ اس نے روپوش ناگاؤں سے بھی کہا ہے کہ وہ اپنی سرگرمیاں بند کر دیں ۔ اس نے بات چیت کا سواگت کیا ہے کہ بات چیت کے نتیجہ میں ہی پائیدار حل نکل سکتا ہے مگر حکومت مضبوط اور دلیرانہ پالیسی اختیار کرے آئین میں جتنی خود مختاری کی مد ستھا کی گئی ہے ۔ حکومت ناگالینڈ کو اس سے بھی زیادہ خود مختاری دے ۔

راولپنڈی ۱۸ ۔ آج یہاں پر ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ صدر ایوب خان نے پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر بھٹو کی ان کے سبب ملک سے باہر جانے کی درخواست منظور کر لی ہے ۔ آج شام ایوان صدر سے اس سلسلہ میں ایک اعلان جاری کیا گیا ہے ۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کی وزارت خارجہ کا شعبہ صدر ایوب خان نے خود سنبھالی رہا ہے اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس تبدیلی سے پاکستان کی خارجہ پالیسی پر کوئی اثر نہیں پڑے گا وہ جوں کی توں رہے گی ۔

بقایا داران اخبار بدر

اخبار بدر کے بقایا داران احباب کی خدمت میں التماس کی جاتی ہے کہ وہ اپنا بقایا چندہ فوری طور پر ارسال فرما کر ممنون فرماویں ۔ ان کی خدمت میں دفتر کی طرف سے متعدد خطوط تحریر کئے جا چکے ہیں ۔

ایسے احباب جن کا چندہ ایک مدت سے ختم ہو چکا ہے خود ہی غور فرماویں کہ چندہ نہ بھیج کر اور اخبار بھی جاری رکھ کر وہ صرف سلسلہ کے اخبار کو ہی نقصان نہیں پہنچا رہے بلکہ اس میں ان کا اپنا بھی نقصان ہے ۔ کیونکہ سلسلہ کا نقصان ہر احمدی کا نقصان تصور کیا جائے گا ۔ اور یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ اگر احباب سال سال اور دو دو سال تک چندہ ارسال نہ کریں تو یہ مرکزی اخبار کیسے اپنے پاؤں پر کھڑا رہ سکتا ہے اور اس کی اشاعت میں کیسے اضافہ ہو سکتا ہے ۔

اس لئے ایسے احباب جن کا چندہ بدر ایک مدت سے ختم ہو چکا ہے مؤدبانہ التماس کی جاتی ہے کہ وہ اپنی اولین فرصت میں چندہ ارسال کر کے دفتر بدر کو اس کی اطلاع دے کر ممنون فرماویں ۔ ایک ماہ کے انتظار کے بعد فہرست بقایا داران اخبار بدر میں بھی شائع کر دی جائے گی ۔

مینجر اخبار بدر قادیان